प्रो:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست

امت مسلمہ کو عیدالاضحیٰ کی پر خلوص مبارکباد
اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو بقرعید کی حقیقی خوشیاں نصیب کرے اور ہم سب میں آپس میں اتحاد و اتفاق خلوص اور محبت کو پروان چڑھائیں۔ ایک دوسرے کے ہمدرد و غم گسار بنائیں۔ ادارہ

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444
Tameerurdu@gmail.com
ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 113 Thursday 28th May 2026 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com /
جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۱۱۳، مورخہ ۲۸ مئی ۲۰۲۶ء، بروز جمعرات، ۱۰ ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات: ۴

عیدالاضحیٰ: آپسی رنجش اور مخبری مسلمانوں کے لیے سب سے بڑا خطرہ

قریشی برادری میں اختلاف ملت کے لیے لمحہ فکریہ

تجزیہ۔۔قاضی مخدوم

عیدالاضحیٰ مسلمانوں کے عظیم ترین مذہبی شعائر میں سے ایک ہے۔ یہ صرف جانور ذبح کرنے کا نام نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی عظیم قربانی، اطاعت، ایثار اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے مکمل سپردگی کی یادگار ہے۔ دنیا بھر کے مسلمان اس موقع پر قربانی کی سنت ادا کرتے ہیں اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ موجودہ حالات میں یہ عظیم عبادت کئی سماجی، قانونی اور فرقہ وارانہ تنازعات کے درمیان گھر کر رہ گئی ہے۔

بھارت کے مختلف صوبوں میں قربانی سے متعلق قوانین الگ الگ ہیں۔ بعض ریاستوں میں گائے کے ذبیحہ پر سخت پابندی عائد ہے جبکہ بعض علاقوں میں مخصوص شرائط کے ساتھ اجازت دی گئی ہے۔ مثال کے طور پر مغربی بنگال میں عمر رسیدہ گائے کے ذبیحہ سے متعلق بعض قانونی رعایتیں موجود ہیں، جبکہ مہاراشٹر میں اس معاملے میں سخت قوانین نافذ ہیں۔ ایسے ماحول میں مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ قانون کی مکمل پابندی کریں، کیونکہ اسلام بھی ملکی قانون، امن عامہ اور معاشرتی نظم کو برقرار رکھنے کی تعلیم دیتا ہے، جب تک وہ دین کے بنیادی احکام سے متصادم نہ ہو۔

لیکن موجودہ صورتحال کا سب سے افسوسناک پہلو وہ نہیں جو باہر سے آ رہا ہے، بلکہ وہ ہے جو خود ملت کے اندر پیدا ہو رہا ہے۔ مراٹھواڑہ کے مختلف علاقوں میں حالیہ کارروائیوں کے دوران پولیس نے کئی مقامات پر چھاپے مارے، جانور اور بڑی مقدار میں گوشت ضبط کیا۔ ابھی تک کئی معاملات میں یہ واضح نہیں ہو سکا کہ ضبط شدہ گوشت کس جانور کا تھا، لیکن اس سارے منظرنامے نے عام مسلمانوں میں خوف، بے چینی اور بدنامی کو جنم دیا۔۔۔اس سے بھی زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ عوامی حلقوں میں یہ احساس شدت سے پایا جا رہا ہے کہ کئی کارروائیوں کے پیچھے اندرونی مخبری، تجارتی رقابت اور ذاتی دشمنیوں کا عنصر شامل ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ رہائشی علاقوں کی لائیو ویڈیوز، خفیہ اطلاعات اور مخصوص مقامات کی نشان دہی اکثر قریبی افراد ہی کی طرف سے کی جاتی ہے۔ اگر یہ بات درست ہے تو یہ صرف ایک قانونی یا سماجی مسئلہ نہیں بلکہ اخلاقی اور دینی اعتبار سے انتہائی خطرناک رویہ ہے۔

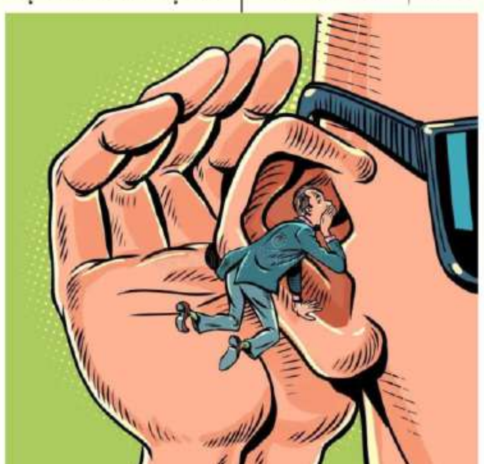

بعض اہلِ علم اور سماجی شخصیات نے بھی اس صورتحال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ ان کے مطابق مسلمانوں کو قانون کی پابندی ضرور کرنی چاہیے، لیکن آپسی تجارتی رقابت، حسد اور انتقام کی بنیاد پر ایک دوسرے کے خلاف کارروائیاں کروانا کھلی منافقت اور ملت کے اجتماعی مفاد کے خلاف عمل ہے۔

قرآنِ مجید مسلمانوں کو واضح طور پر اتحاد، بھائی چارے اور بدگمانی سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔" (سورۂ آل عمران:103)

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد ہے: "اور ایک دوسرے کے خلاف جاسوسی نہ کرو۔" (سورۂ الحجرات:12)

یہ آیت صرف عام جاسوسی سے نہیں بلکہ ایسے ہر عمل سے روکتی ہے جو مسلمانوں کے باہمی اعتماد کو توڑ دے اور دشمنی و فساد کو بڑھا دے۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی مسلمانوں کے باہمی تعلقات کے بارے میں سخت تاکید فرمائی۔ حدیث شریف میں ہے: "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے، اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے۔" (صحیح مسلم)

ایک اور حدیث میں نبی کریم ﷺ نے حسد اور باہمی دشمنی سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: "آپس میں حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو، اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔" (صحیح بخاری)

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان جذبات سے زیادہ حکمت، صبر اور اتحاد کا راستہ اختیار کریں۔ قربانی جیسی عظیم عبادت کو انا، تجارت اور ذاتی مفاد کی جنگ نہ بنایا جائے۔ اگر کسی کے خلاف کوئی قانونی یا شرعی شکایت ہو تو اس کے لیے قانونی اور باوقار راستہ اختیار کیا جائے، نہ کہ خفیہ مخبری، ویڈیو بازی اور انتقامی کارروائیوں کا۔

اسی طرح بعض شدت پسند عناصر کی طرف سے بکروں کی قربانی تک کو نشانہ بنانا اور قانون ہاتھ میں لینا بھی انتہائی تشویشناک عمل ہے۔ کسی بھی جمہوری معاشرے میں امن و امان کو نقصان پہنچانا، عوام میں خوف پھیلانا اور مذہبی معاملات کو اشتعال انگیزی کا ذریعہ بنانا قابل مذمت ہے۔ حکومت اور انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ قانون کو غیر جانبداری کے ساتھ نافذ کرے اور کسی بھی شر پسند گروہ کو عوامی امن خراب کرنے کی اجازت نہ دے۔

ملت کے دانشوروں، علماء، تاجروں اور نوجوانوں کو اس موقع پر سنجیدگی کے ساتھ خود احتسابی کی ضرورت ہے۔ اگر ہم خود اپنے اندر اعتماد، اتحاد اور دیانت کو زندہ نہیں رکھیں گے تو بیرونی مخالفت کا مقابلہ مزید مشکل ہوتا جائے گا۔

عیدالاضحیٰ کا اصل پیغام یہی ہے کہ انسان اپنی انا، حسد، نفرت اور مفاد پرستی کو قربان کرے۔ اگر قربانی کے دنوں میں بھی ہم دلوں کی صفائی، اخوت اور سچائی پیدا نہ کر سکیں تو محض جانور ذبح کرنا اس عظیم عبادت کی روح کو مکمل نہیں کر سکتا۔

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ، وَالنِّعْمَةَ، لَكَ وَالْمُلْكَ، لاَ شَرِيكَ لَكَ

جن قوموں نے ظلم کیا اور ناشکری کی ان سے نعمتیں چھین لی گئیں

خطبہ حج میں امام الحذیفی کی مسلمانوں کے حالات میں بہتری اور یکجہتی کیلئے دعائیں، اتحاد و اتفاق کی اپیل

مکہ مکرمہ۔26 رمئی (ایجنسیز) سعودی عرب کے میدانِ عرفات میں تقریباً 30 لاکھوں زائد حجاج کرام کی موجودگی سے روحانی فضا قائم ہوگئی ہے۔ آج مسجد نبویؐ کے امام و خطیب شیخ ڈاکٹر علی الحذیفی نے مسجد نمرہ میں خطبۂ حج کی سعادت حاصل کرتے ہوئے اس ماحول کو مزید روحانی بنا دیا۔ انھوں نے خطبہ میں کہا ہے کہ تقویٰ اختیار کرنا ایمان والوں کی شان ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور تقویٰ اختیار کرو، اپنے عہد کی پاسداری کرو۔ انہوں نے مزید کہا کہ قیامت کا زلزلہ انتہائی شدید ہے جبکہ آخرت کی سب سے بڑی کامیابی توحید ہے۔ جو لوگ شرک و کفر کرتے ہیں وہ ایسی چیزوں کو پکارتے ہیں جو کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتے۔ مسجد نمرہ میں لاکھوں حجاج کرام کے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے شیخ علی الحذیفی نے کہا کہ جو اللہ سے ڈرتا ہے، اس کیلئے اللہ نے دوہری جنت رکھی ہے۔ اللہ صبر کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ اللہ نے ابراہیمؑ کو کہا حج کیلئے منادی کریں اور اللہ تعالیٰ دور دراز تک یہ آواز پہنچائیں گے۔ خطبہ حج میں امام مسجد نبویؐ عبدالرحمان الحذیفی نے کہا توحید پر عمل در آمد ایمان کا حصہ ہے اور نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی نعمتوں سے فائدہ اٹھائیں، جن قوموں نے ظلم کیا اور ناشکری کی ان سے نعمتیں چھین لی گئیں۔ دور دراز سے لوگ حج کیلئے آئے ہیں تاکہ دنیا و آخرت میں وہ کامیاب ہوں۔ یہاں جھگڑا نہیں کرنا اور گناہ نہیں کرنا اور تمام چیزیں جن کا وعدہ اللہ نے کیا انھیں پورا کیا جائے اور جو بھی شعائر اللہ کا احترام کرتا ہے یہ تقویٰ کی نشانی ہے۔ خطبۂ حج کے دوران ڈاکٹر شیخ علی الحذیفی نے اپنے خطاب میں سبھی کو سچ بولنے کی تلقین کی اور غلط بیانی سے سخت منع کیا۔ بدعت اور غیبت سے دور رہیے۔ حجاج کرام عرفات سے فارغ ہونے کے بعد منیٰ تشریف لے جائیں گے اور مناسک بہترین انداز میں ادا کریں۔ انھوں نے یہ بھی تلقین کی کہ حجاج کرام ہر لمحہ مغفرت کی دعا کرتے رہیں، اللہ تعالیٰ کے ذکر اور عبادات میں مصروف رہیں، نماز قائم کریں، اللہ تعالیٰ ہی دعائیں قبول کرنے والا ہے۔ شیخ علی الحذیفی نے خطبۂ حج میں دنیا کے مختلف ممالک سے عرفات میں جمع ہوئے لوگوں پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دنیا بھر سے مختلف رنگوں کے لوگ یہاں آئے ہیں جو اللہ کی طرف سے ایک بڑا مظہر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں حاجیوں پر فخر کر رہا ہے جو آج جمع ہوئے اور عبادات کیں۔ انھوں نے حجاج کرام سے کہا کہ عازمین حج یہاں عرفات میں قیام کریں گے پھر اگلے دن مزدلفہ جائیں گے جس کے بعد وہ منیٰ میں تشریف لے کر جائیں گے جہاں کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا ہے۔ آپ یہاں منیٰ میں رہتے ہوئے 11، 12 کی راتیں گزاریں گے اور اپنے گھروں کو لوٹنے سے پہلے طواف کریں گے۔ آخر میں انھوں نے دعا کی کہ "یا اللہ! تمام حجاج کرام کو بہ حفاظت اور سلامتی کے ساتھ واپس اپنے گھروں کو لوٹا اور ان کے دلوں میں حق کو جمع کر دے اور ان کے حج کے تمام مناسک کو قبول فرما۔ مقدس مناسک جاری ہیں اور دنیا بھر سے آئے لاکھوں فرزندانِ اسلام نے حج کے رکنِ اعظم "وقوفِ عرفہ" کی ادائیگی کیلئے میدانِ عرفات میں جمع ہوئے اور خطبہ حج سنا۔ قبل ازیں مکہ مکرمہ سے حجاج کرام قافلوں کی صورت میں منیٰ پہنچے جہاں انہوں نے نمازِ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء ادا کیں۔ عازمینِ حج نے منیٰ میں رات عبادات، ذکر و اذکار اور تلاوتِ قرآن پاک میں گزاری جبکہ ہر طرف 'لبیک اللّٰھم لبیک' کی روح پرور صدائیں گونجتی رہیں۔ غروبِ آفتاب کے بعد عازمینِ حج مزدلفہ روانہ ہوں گے جہاں وہ کھلے آسمان تلے رات گزاریں گے۔ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی جائیں گی جبکہ جمرات کو کنکریاں مارنے کیلئے کنکریاں بھی جمع کی جائیں گی۔ 10 ذوالحجہ کو حجاج دوبارہ منیٰ واپس پہنچیں گے جہاں بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے کے بعد قربانی اور حلق یا قصر کیا جائے گا جس کے بعد احرام کھول دیا جائے گا۔ بعد ازاں حجاج مسجد الحرام جا کر طوافِ زیارت ادا کریں گے۔ سعودی حکومت نے شدید گرمی اور گرد و غبار کے خدشات کے پیش نظر حجاج کے تحفظ اور سہولت کیلئے خصوصی انتظامات کیے ہیں۔ میدان عرفات اور اطراف میں سایہ دار شیڈز، جدید کولنگ فینز اور پانی کی پھوار والے سسٹمز نصب کیے گئے ہیں تاکہ درجہ حرارت کم رکھا جا سکے۔ حکام کے مطابق حجاج کی آسانی کیلئے خصوصی راہداریاں بھی تیار کی گئی ہیں جنہیں جدید اور نرم میٹریل سے بنایا گیا ہے تاکہ پیدل چلنے میں کم تھکن محسوس ہو۔

بقرعید کے موقع پر پیٹھ بیڑ پولیس اسٹیشن میں امن کمیٹی اور مختلف سماجی طبقات کی اہم میٹنگ منعقد

بیڑ: نامہ نگار بقرعید کے پیشِ نظر پیٹھ بیڑ پولیس اسٹیشن میں امن کمیٹی اور مختلف سماجی طبقات کے نمائندوں کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔ اس اجلاس میں بیڑ کے پولیس سب ڈویژنل آفیسر جناب وینکٹ رمن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلم برادری بقرعید کا تہوار امن، بھائی چارے اور قانون کی مکمل پابندی کے ساتھ منائے۔ انہوں نے واضح ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ قربانی اور دیگر مذہبی امور میں حکومت کی مقررہ قانونی کارروائی اور ضابطوں پر عمل کرنا ضروری ہے تاکہ علاقے میں امن و امان برقرار رہے۔ اجلاس میں مختلف سماجی، سیاسی اور مذہبی شخصیات نے بھی اپنے خیالات اور تجاویز پیش کیے۔ اس موقع پر شیواجی نگر کے پولیس انسپکٹر شیتل کمار بلال، پیٹھ بیڑ کے پولیس انسپکٹر جناب کھیڈکر صاحب، سماجی کارکن اور امن کمیٹی کے رکن موسیٰ خان پٹھان، نگر سیوک و ایڈوکیٹ مہیش دھانڈے، اشوک کامبلے، فاروق پٹیل، معین ماسٹر، اشفاق انعامدار، خورشید عالم، امر جان پٹھان، عیسیٰ خان اور پروفیسر انکش چوہان سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شریک ہوئے۔ میٹنگ میں بڑی تعداد میں سماجی کارکنان، صحافی حضرات، مسلم مذہبی رہنما اور مختلف علاقوں کے نمائندگان موجود تھے۔ تمام مقررین نے عوام سے اپیل کی کہ بقرعید کا تہوار امن، اتحاد اور باہمی ہم آہنگی کے ساتھ منایا جائے۔

القاعدہ سے تعلق کا الزام: مولانا عبدالرحمٰن کٹکی ۱۰ سال بعد بری

دہشت گرد تنظیم 'القاعدہ' سے وابستہ ہونے اور برصغیر ہند و پاک میں اس کی سرگرمیوں کو توسیع دینے جیسے انتہائی سنگین الزامات عائد کر کے گرفتار کئے گئے مشہور عالم دین مولانا عبدالرحمٰن کٹکی کو خصوصی سیشن کورٹ نے بری کر دیا ہے۔ تفتیشی ایجنسی نے مولانا کی گرفتاری کے بعد پریس کانفرنس میں انہیں خونخوار دہشت گرد بنا کر پیش کیا اور خوب سرخیاں بٹوریں مگر عدالت میں ثبوت پیش نہیں کر سکی۔ اس البتہ مولانا کو ۱۰ سال بغیر ضمانت ملے ناکردہ گناہوں کی سزا کاٹنی پڑی۔ گزشتہ ماہ سپریم کورٹ نے مولانا عبدالرحمٰن کٹکی کی ضمانت کی عرضی کی سرکاری وکیل کی مخالفت پر ضمانت تو نہیں دی مگر سیشن کورٹ کو مقدمہ کی شنوائی دو ماہ میں مکمل کرنے کی سخت ہدایت دی تھی۔ اس کے بعد سیشن کورٹ نے گواہوں کے بیان درج کرنے شروع کئے اور فیصلہ محفوظ کر لیا تھا۔ مولانا عبدالرحمن کٹکی کے مقدمہ کی پیروی جمعیۃ علماء مہاراشٹر قانونی امداد کمیٹی نے سیشن عدالت سے لے کر سپریم کورٹ تک کی۔ القاعدہ سے مبینہ تعلق کے الزامات میں مولانا پر دہلی، جمشید پور اور کٹک میں تین علاحدہ مقدمات درج کئے گئے تھے۔ سپریم کورٹ کی ہدایت پر تیز رفتار شنوائی کے بعد مقدمہ کی سماعت میں تیزی آئی اور منگل کو عدالت نے فیصلہ صادر کرتے ہوئے انہیں بری کر دیا۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے کہا ہے کہ اس فیصلے سے ایک بار پھر یہ ثابت ہو گیا کہ کسی ثبوت کے بغیر دہشت گردی کے الزام میں گرفتار کر کے مسلم نوجوانوں کی زندگیوں کو تباہ کیا جا رہا ہے

پیٹرول اور ڈیزل کی قلت، جالنہ میں پیٹرول پمپ منیجر کی پٹائی

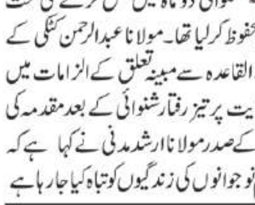

جالنہ: ریاست میں پیٹرول اور ڈیزل کی قلت کے سبب حالات اس قدر دگرگوں ہو چکے ہیں کہ اب مار پیٹ ہونے لگی ہے۔ روزانہ کسی نہ کسی علاقے سے چھینا جھپٹی اور مار پیٹ کی خبریں آ رہی ہیں۔ اطلاع کے مطابق جالنہ میں ایک پیٹرول پمپ کے منیجر کی پٹائی کر دی گئی کیونکہ وہ مطلوبہ مقدار میں پیٹرول نہیں دے رہا تھا۔ اطلاع کے مطابق جالنہ کے واتور پھاٹا پر ایک پیٹرول پمپ پر ڈیزل بھرنے کے نام پر جھگڑا ہو گیا۔ پیر کی رات پیش آنے والے اس واقعے کا ویڈیو بھی وائرل ہو رہا ہے۔ دراصل پیٹرول پمپ کے منیجر نے پیٹرول کی ایک مقدار مقرر کر دی تھی تاکہ لوگ زیادہ پیٹرول نہ لے جائیں۔ اسی دوران ۲ لوگ ایک کار میں وہاں آئے قطار میں کھڑے ہونے کے بجائے گاڑی میں بیٹھے بیٹھے ۲ ہزار روپے کا پیٹرول گاڑی کی ٹنکی میں ڈالنے کیلئے کہا۔ جب وہاں موجود کارندوں نے منع کیا تو انہوں نے پیٹرول پمپ کے منیجر کو بلا کر باز پرس کی۔ اس پر ان کی حجت ہو گئی اور دونوں نے منیجر کو گالیاں دیں۔ اس پر بھی بس نہیں ہوا تو انہوں نے منیجر کی پٹائی بھی کر دی۔ وہ منیجر سے پوچھ رہے تو کہ تو ہزار کا پیٹرول کیوں نہیں دے گا؟ قابل ذکر ہے کہ دونوں کے خلاف پیٹرول پمپ کو آگ لگانے کی دھمکی دینے اور مار پیٹ کے بعد حملہ کرنے کے الزام میں پرتور پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ایک طرف حکومت کہہ رہی ہے کہ ریاست میں ایندھن کی کوئی کمی نہیں ہے اور دوسری طرف روزانہ پیٹرول پمپ پر لڑائی جھگڑے اور مار پیٹ کے ویڈیو وائرل ہو رہے ہیں۔ اس معاملے میں شکایت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مشتبہ ملزمان نے ماچس سے پیٹرول پمپ کو جلانے کی دھمکی دی۔

سپریم کورٹ نے ایس آئی آر کی آئینی حیثیت کو برقرار رکھا

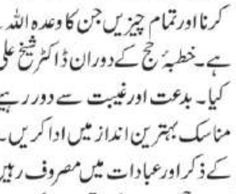

سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کی جانب سے ووٹر لسٹوں پر خصوصی نظرثانی (ایس آئی آر) کی آئینی حیثیت کو برقرار رکھتے ہوئے بدھ کے روز کہا کہ یہ عمل آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے۔ عدالتِ عظمیٰ نے واضح کیا کہ آئین کے آرٹیکل ۳۲۴، عوامی نمائندگی ایکٹ ۱۹۵۰ء اور اس کے تحت وضع کردہ قوانین کے مطابق، الیکشن کمیشن کو ایس آئی آر کرانے کا مکمل اختیار حاصل ہے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوئمالیہ باگچی پر مشتمل بینچ نے ان درخواستوں پر اپنا فیصلہ سنایا، جن میں الیکشن کمیشن کی جانب سے گزشتہ برس جون میں بہار میں ایس آئی آر کرانے سے متعلق جاری کردہ نوٹیفکیشن کو چیلنج کیا گیا تھا۔ جسٹس سوریہ کانت کی جانب سے سنائے گئے فیصلے میں کہا گیا کہ جب قانون خود الیکشن کمیشن کو کسی بھی وقت خصوصی نظرثانی کا اختیار دیتا ہے، تو محض اس بنیاد پر اس عمل کو غیر قانونی نہیں ٹھہرایا جا سکتا کہ یہ باقاعدہ نظرثانی کے عام طریقۂ کار کے ہر پہلو پر پوری طرح عمل نہیں کرتا۔ سپریم کورٹ نے تبصرہ کیا کہ "ہماری سوچی سمجھی رائے میں، یہ متنازع ایس آئی آر عوامی نمائندگی ایکٹ اور اس کے قوانین کی جگہ نہیں لیتا۔"

نیٹ کے بعد اب سی بی ایس ای کی خامیاں منظر عام پر آئیں

نیٹ یو جی پیپر لیک کے بعد سی بی ایس ای بورڈ کے ذریعہ امتحانی پرچوں کی ڈیجیٹل جانچ میں خامیوں اور اس پر اپوزیشن کے سخت حملہ کے بعد پارلیمنٹ کی ایک کمیٹی نے وزارت تعلیم، سینٹرل بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن، نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی اور وزارت صحت کے سینئر حکام کو اگلے ہفتے طلب کر لیا ہے۔ پارلیمانی کمیٹی نے امتحانات میں بے ضابطگیوں اور آن اسکرین مارکنگ (او ایس ایم) میں گڑبڑی کے خدشات کا جائزہ لینے کا فیصلہ کیا۔ سی بی ایس ای کے نئے "آن اسکرین مارکنگ" (او ایس ایم) نظام پر تنازع اس وقت شروع ہوا جب ۲۰۲۶ء کے بورڈ نتائج کے بعد بڑی تعداد میں طلبہ اور والدین نے کم نمبروں، غلط ٹوٹلنگ اور جوابی کاپیوں کی جانچ میں تکنیکی خرابیوں کی شکایت کی۔ اس نظام کے تحت طلبہ کی جوابی کاپیاں اسکین کر کے کمپیوٹر اسکرین پر چیک کی جاتی ہیں۔ کئی طلبہ کا کہنا ہے کہ ان کی اسکین شدہ کاپیاں دھندلی تھیں یا بعض سوالات صحیح طریقے سے نظر نہیں آ رہے تھے، جس کی وجہ سے نمبر متاثر ہوئے۔ سوشل میڈیا پر خاص طور پر سائنس مضامین میں سخت مارکنگ کے الزامات بھی سامنے آئے۔ تنازع اس وقت مزید بڑھ گیا جب کچھ طلبہ نے شکایت کی کہ ان کی جوابی کاپیاں بدل گئی تھیں یا نمبر صحیح اپڈیٹ نہیں ہوئے۔

آئی اے ایس آفیسرس کو ملنے والی شاہانہ سہولیات، عزت، طاقت اور اختیارات آخر مسلم نوجوان اس میدان سے دور کیوں؟

اُٹھو مسلم نوجوانو! تعلیم کو اپنا ہتھیار بناؤ، ورنہ تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی

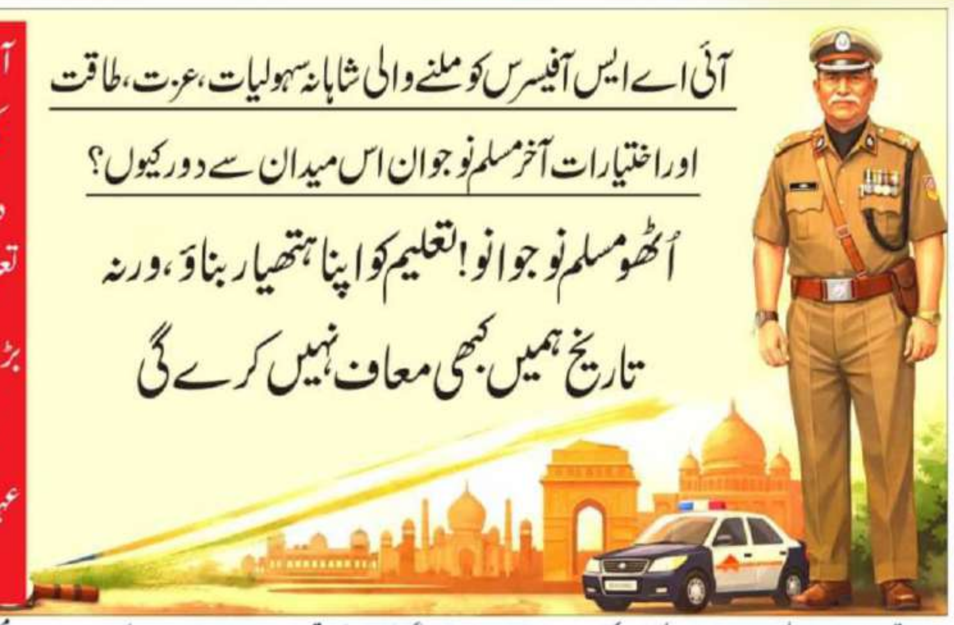

مومن فیاض احمد
سپروائزر، ایجوکیشنل اینڈ کیریئر کونسلر صمدیہ ہائی اسکول وجونیئر کالج، بھیونڈی

آج جب ہم اپنے معاشرے، اپنی بستیوں اور اپنی قوم کے حالات کا جائزہ لیتے ہیں تو دل بے اختیار اداس ہو جاتا ہے۔ ایک طرف دنیا تیزی سے ترقی کر رہی ہے، نئی نئی ایجادات ہو رہی ہیں، نوجوان آسمان کی بلندیوں کو چھو رہے ہیں، اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے ملک و قوم کی قیادت کر رہے ہیں، تو دوسری طرف ہماری قوم کا ایک بڑا طبقہ آج بھی تعلیمی پسماندگی، بے روزگاری، مایوسی اور بے سمتی کا شکار ہے۔ یہ وہی قوم ہے جس نے کبھی پوری دنیا پر حکومت کی تھی۔ یہ وہی مسلمان تھے جنہوں نے انصاف، علم، دیانت داری اور انسانیت کے ذریعے لوگوں کے دل جیتے تھے۔ یہ وہی قوم تھی جس کے علماء، سائنسدان، مفکرین اور حکمران پوری دنیا کے لیے مثال تھے۔

مگر افسوس! آج ہم دوسروں کی کامیابیوں پر حیران ہوتے ہیں جبکہ ہمارے اپنے نوجوان چھوٹے خوابوں اور محدود سوچ میں قید ہو چکے ہیں۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلم نوجوان دوبارہ علم سے جڑیں، تعلیم کو اپنا مشن بنائیں، بڑے خواب دیکھیں اور ملک کے اعلیٰ ترین عہدوں تک پہنچنے کا عزم کریں۔ خصوصاً IAS، IPS، IFS، ڈاکٹر، انجینئر، جج اور سائنسداں بننے کی طرف توجہ دیں۔ کیونکہ جو قوم تعلیم سے دور ہو جاتی ہے، وہ عزت، قیادت اور طاقت سے بھی دور ہو جاتی ہے۔ مسلمانوں کا سنہرا ماضی تاریخ کی روشن حقیقت۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے صرف حکومت نہیں کی بلکہ دنیا کو تہذیب، علم، انصاف اور انسانیت کا درس دیا۔ جب یورپ جہالت کی تاریکیوں میں ڈوبا ہوا تھا، تب بغداد، دمشق، قاہرہ، اندلس اور دہلی علم و تحقیق کے مراکز تھے۔ مسلمان سائنس، فلکیات، طب، فلسفہ، ریاضی اور جغرافیہ میں دنیا کی قیادت کر رہے تھے۔ محمد بن موسیٰ الخوارزمی نے الجبرا کی بنیاد رکھی۔ ابن سینا کی کتابیں صدیوں تک یورپ کی یونیورسٹیوں میں پڑھائی جاتی رہیں۔ البیرونی نے سائنس اور تحقیق میں حیرت انگیز کارنامے انجام دیے۔ صلاح الدین ایوبی نے دشمنوں کے ساتھ بھی رحم، انصاف اور انسانیت کا برتاؤ کیا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں ایک عام آدمی بھی عدالت میں خلیفۂ وقت سے سوال کر سکتا تھا۔ یہ وہ مسلمان تھے جنہوں نے دنیا کو بتایا کہ اصل طاقت انصاف، کردار اور علم میں ہوتی ہے۔ آج ہماری حالت کیوں بدلی؟ آج سوال یہ ہے کہ آخر وہ قوم جو دنیا کی رہنما تھی، وہ تعلیمی میدان میں پیچھے کیوں رہ گئی؟ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے تعلیم کو اپنی پہلی ترجیح بنانا چھوڑ دیا۔ ہم نے کتابوں سے رشتہ کمزور کر لیا۔ ہم نے علم کی محفلوں کے بجائے فضول مصروفیات کو اہمیت دینا شروع کر دی۔ ہمارے نوجوان راتوں کو موبائل، سوشل میڈیا، بے مقصد گھومنے پھرنے اور غیر ضروری سرگرمیوں میں وقت ضائع کر رہے ہیں۔ یاد رکھئے! جو قومیں راتوں کو جاگ کر محنت کرتی ہیں، وہی دنیا پر حکومت کرتی ہیں۔ اور جو قومیں وقت ضائع کرتی ہیں، وہ دوسروں کی محتاج بن جاتی ہیں۔ آج اگر ہم نے اپنی نسل کو نہ سنبھالا تو آنے والے دن اور بھی خطرناک ہو سکتے ہیں۔ سماج کی اہم ذمہ داری ہے کہ وہ نوجوانوں کو غلط راستوں سے بچائے، راتوں کی بے مقصد زندگی سے دور کرے اور انہیں تعلیم، اخلاق اور مثبت ماحول فراہم کرے۔ IAS صرف ایک نوکری نہیں، قوم کی تقدیر بدلنے کا ذریعہ آئی اے ایس یعنی Indian Administrative Service ہندوستان کی سب سے باوقار اور طاقتور سرکاری سروس مانی جاتی ہے۔ یہ صرف ایک ملازمت نہیں بلکہ عزت، اختیار، قیادت اور عوامی خدمت کا عظیم منصب ہے۔ ایک IAS آفیسر پورے ضلع کا انتظام سنبھالتا ہے۔ وہ عوام کے مسائل حل کرتا ہے، اسکول، اسپتال، سڑکیں، ترقیاتی منصوبے اور قانون و انصاف کے نظام کو بہتر بناتا ہے۔ اگر ہماری قوم کے نوجوان IAS بنیں گے تو نہ صرف ان کا مستقبل روشن ہوگا بلکہ پوری قوم کی آواز مضبوط ہوگی۔ آئی اے ایس آفیسرس کو ملنے والی شاہانہ سہولیات۔ آج کے نوجوانوں کو یہ جاننا ضروری ہے کہ IAS آفیسرس کو حکومت کی طرف سے کتنی بڑی بڑی سہولیات اور اختیارات دیے جاتے ہیں۔

1۔ **شاندار سرکاری بنگلہ:** آئی اے ایس آفیسر کو بڑے بڑے سرکاری بنگلے دیے جاتے ہیں جہاں ہر قسم کی سہولت موجود ہوتی ہے۔

2۔ **سرکاری گاڑی اور ڈرائیور:** انہیں سرکاری گاڑی، ڈرائیور اور سیکورٹی جیسی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

3۔ **لاکھوں کی تنخواہ:** اعلیٰ تنخواہ کے ساتھ مختلف الاؤنسز، میڈیکل سہولیات اور دیگر مراعات بھی دی جاتی ہیں۔

4۔ **عزت اور وقار:** معاشرے میں IAS آفیسر کو بے حد عزت دی جاتی ہے۔ لوگ ان کی بات کو اہمیت دیتے ہیں کیونکہ وہ انتظامی نظام کے اہم ستون ہوتے ہیں۔

5۔ **طاقت اور اختیار:** ایک ضلع کلکٹر یا کمشنر پورے ضلع کے نظام کی نگرانی کرتا ہے۔ اس کے فیصلے لاکھوں لوگوں کی زندگیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

6۔ **قوم و ملت کی خدمت:** یہ عہدہ صرف آرام اور سہولیات کے لیے نہیں بلکہ عوامی خدمت کے لیے بھی ہے۔ ایک ایماندار آفیسر ہزاروں لوگوں کی زندگی بدل سکتا ہے۔

اے مسلم نوجوان! کب تک چھوٹے خواب دیکھو گے؟ آخر کب تک تم صرف معمولی ملازمتوں پر اکتفا کرتے رہو گے؟ کب تک تم اپنی صلاحیتوں کو محدود رکھو گے؟

یاد رکھو! تمہارے اندر بھی وہی ذہانت اور صلاحیت موجود ہے جو دوسروں کے اندر ہے۔ فرق صرف محنت، سوچ اور رہنمائی کا ہے۔ اگر ایک غریب گھر کا نوجوان IAS بن سکتا ہے، اگر ایک مزدور کا بیٹا ڈاکٹر بن سکتا ہے، اگر ایک چھوٹے گاؤں کا بچہ پورے ملک میں ٹاپ کر سکتا ہے، تو تم کیوں نہیں؟ قرآن کا پہلا پیغام "پڑھو" اسلام نے ہمیشہ علم کو سب سے بڑی طاقت قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی ﷺ پر پہلی وحی نازل فرمائی: "اقرأ" یعنی "پڑھو" یہی اسلام کا پہلا پیغام تھا کہ علم حاصل کرو، سوچو، تحقیق کرو اور دنیا کی قیادت کرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: "کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟" ایک اور مقام پر فرمایا: "اللہ ایمان والوں اور علم والوں کے درجات بلند فرمائے گا۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔" یہی تعلیمات تھیں جنہوں نے مسلمانوں کو دنیا کی عظیم قوم بنایا تھا۔

راتوں کی آوارگی چھوڑو، علم سے رشتہ جوڑو، آج ہماری قوم کے نوجوانوں کو سب سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ ہے وقت کی قدر۔ رات بھر موبائل چلانے، سوشل میڈیا پر وقت ضائع کرنے، فضول محفلوں اور بے مقصد زندگی سے کبھی کامیابی نہیں ملتی۔ اگر نوجوان فجر میں اٹھیں، نماز پڑھیں، مطالعہ کریں، مستقل مزاجی سے محنت کریں اور اپنے خوابوں کے لیے قربانی دیں تو کامیابی ضرور ملے گی۔

والدین کی ذمہ داری: والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو صرف روزگار کے لیے نہ پڑھائیں بلکہ قیادت کے لیے تیار کریں۔ اپنے بچوں کو بڑے خواب دیکھنا سکھائیں۔ انہیں IAS، IPS، ڈاکٹر، انجینئر اور پروفیسر بننے کی ترغیب دیں۔ ان کی تعلیم پر خرچ کریں، ان کے وقت کی نگرانی کریں اور انہیں اچھا ماحول فراہم کریں۔

قوم کے ذمہ دار افراد کے نام پیغام: علما، اساتذہ، سماجی تنظیمیں، ٹرسٹ اور تعلیم دوست افراد اگر متحد ہو جائیں تو قوم کی تقدیر بدل سکتی ہے۔

ہر علاقے میں: لائبریریاں قائم کی جائیں UPSC گائیڈنس سینٹر شروع کیے جائیں غریب بچوں کے لیے اسکالرشپ فراہم کی جائے۔ تعلیم بیداری مہم چلائی جائے۔

کیونکہ قوموں کی تقدیر جلسوں سے نہیں بلکہ تعلیمی انقلاب سے بدلتی ہے۔ کامیابی قربانی مانگتی ہے یاد رکھئے!

کامیابی صرف خواب دیکھنے سے نہیں ملتی بلکہ اس کے لیے قربانی دینی پڑتی ہے۔ نیند قربان کرنی پڑتی ہے۔ آرام چھوڑنا پڑتا ہے۔ محنت کرنی پڑتی ہے۔ جو نوجوان آج محنت کرے گا کل وہی عزت پائے گا۔ آخری پیغام، اے مسلم نوجوانو! مایوس مت ہو۔ تمہارے آباواجداد نے دنیا کو علم دیا تھا۔ تم بھی دنیا میں اپنا مقام بنا سکتے ہو۔ مگر اس کے لیے تمہیں بدلنا ہوگا۔ تعلیم کو اپنی پہلی ترجیح بنانا ہوگا۔ کتابوں سے دوستی کرنی ہوگی۔ راتوں کی بے مقصد زندگی چھوڑنی ہوگی۔ اپنے خوابوں کو جگانا ہوگا۔ یاد رکھو!

جس دن ہماری قوم نے تعلیم کو اپنا مشن بنا لیا، اسی دن ہماری تقدیر بدلنا شروع ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہماری نسلوں کو علم، شعور، حکمت، محنت اور کامیابی عطا فرمائے اور انہیں قوم و ملت کے لیے باعثِ فخر بنائے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆

ڈاکٹر ریاض احمد

طلباء اپنا سی وی نہیں بلکہ پورٹ فولیو تیار کریں

طلبہ کو سی وی نہیں بلکہ پورٹ فولیو تیار کرنا چاہیے؛ صنوعی ذہانت کے دور کی ضرورت دنیا تیزی سے مصنوعی ذہانت (AI)، خودکار نظاموں اور ڈیجیٹل جدت کے زیرِ اثر بدل رہی ہے۔ ایسے میں طلبہ کے لیے اپنے آپ کو پیش کرنے کے روایتی طریقے بھی بدل رہے ہیں۔ ایک زمانہ تھا جب کریکولم وِٹے (Curriculum Vitae) یا سی وی پیشہ ورانہ معیار کی علامت سمجھا جاتا تھا، لیکن اب وہ دور گزر گیا۔ آج کے دور میں پورٹ فولیو؛ یعنی طلبہ کی صلاحیتوں، تخلیقی سوچ، اور سیکھنے کے سفر کی زندہ جھلکیاں؛ حقیقی اہمیت رکھتا ہے۔

ایک زندہ، بڑھتا ہوا ریکارڈ: کبھی دہائیوں تک سی وی ایک فہرست کی شکل میں کامیابیوں کا خلاصہ ہوتا تھا۔ مگر آج کے تیز رفتار دور میں، ایک جامد فہرست کسی شخص کی صلاحیتوں کی درست عکاسی نہیں کر سکتی۔ آج آجر (employers) یہ نہیں دیکھنا چاہتے کہ آپ نے کیا کیا ہے بلکہ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ کیسے سوچتے ہیں، کیسے تخلیق کرتے ہیں، اور کیسے سیکھتے ہیں۔

پورٹ فولیو اسی فرق کو واضح کرتا ہے۔ سی وی کے برعکس، ایک پورٹ فولیو کہانی سناتا ہے۔ یہ صرف ماضی کا ریکارڈ نہیں ہوتا بلکہ مستقبل کی جھلک بھی پیش کرتا ہے۔ اس میں ویڈیوز، ڈیزائن، مضامین، کوڈ، یا تجربات پر مبنی عکاسی (reflection) شامل ہو سکتی ہے۔ یہ متحرک ہوتا ہے اور مسلسل ترقی کرتا رہتا ہے، جس سے کسی طالب علم کی اصل صلاحیت اور ارتقا سامنے آتا ہے۔ پورٹ فولیو کسی شخص کے سیکھنے کے عمل کا ایک ذاتی عجائب گھر بن جاتا ہے؛ جہاں تخلیقیت، تنقیدی سوچ، اور بہتری کا عمل واضح طور پر دکھائی دیتا ہے۔ یہی وہ خصوصیات ہیں جنہیں آج کے آجر سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔

مصنوعی ذہانت کے دور میں نمایاں ہونا: مصنوعی ذہانت نے نہ صرف کام کرنے کے طریقے بدلے ہیں بلکہ بھرتی کے نظام کو بھی مکمل طور پر بدل دیا ہے۔ آج زیادہ تر کمپنیاں امیدواروں کے سی وی خودکار نظاموں سے اسکین کراتی ہیں، جو صرف چند الفاظ کی بنیاد پر فیصلہ کرتے ہیں۔ نتیجتاً سی وی جو پہلے انفرادیت کی علامت تھا، اب ایک مشینی فارم بن چکا ہے۔

پورٹ فولیو اس یکسانیت کو توڑ دیتا ہے۔ یہ حقیقی پن (authenticity) پیش کرتا ہے؛ وہ چیز جو مشین نہیں دکھا سکتی۔ ایک پورٹ فولیو حقیقی منصوبوں اور تخلیقی عمل کی جھلک دکھا کر امیدوار کی ان خصوصیات کو ظاہر کرتا ہے جنہیں الگورتھم نہیں ناپ سکتے، جیسے: تنقیدی سوچ، تخلیقی مسئلہ حل کرنا، اور جذباتی ذہانت۔

اس کے ساتھ ساتھ، پورٹ فولیو طلبہ کو اپنی سیکھنے کی کہانی پر غور کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ یہ سوال اٹھاتا ہے: میں نے ایسا کیا بنایا جو واقعی معنی رکھتا ہے؟ میں نے چیلنجز کا مقابلہ کیسے کیا؟ اگلی بار میں کیا بہتر کر سکتا ہوں؟ یہ سوچ نہ صرف طلبہ کو انٹرویو کے لیے تیار کرتی ہے بلکہ انہیں بہتر سیکھنے والا اور تخلیق کار بھی بناتی ہے۔

تعلیم کا ایک نیا اوزار: پورٹ فولیو صرف ملازمت کے حصول کا ذریعہ نہیں، بلکہ تعلیم کا ایک طاقتور ذریعہ بھی ہے۔ جب طلبہ اپنے منصوبوں کو جمع کر کے ایک پورٹ فولیو بناتے ہیں، تو وہ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ ان کی تعلیم حقیقی دنیا سے کیسے جڑی ہے۔ وہ تھیوری کو عملی تجربے میں ڈھالتے ہیں، اور یہ سیکھتے ہیں کہ وقت کے ساتھ ان کی صلاحیتیں کیسے نکھرتی ہیں۔

اساتذہ بھی اب اس حقیقت کو تسلیم کر رہے ہیں کہ پورٹ فولیو طلبہ کو اپنی سوچ اور کام کا تجزیہ کرنے کی تربیت دیتا ہے۔ یہ خود آگاہی (self-awareness) پیدا کرتا ہے؛ جو کہ آج کے بدلتے ہوئے پیشہ ورانہ ماحول میں بقا کی کنجی ہے۔

کئی جامعات نے اب پورٹ فولیو کو امتحانات کے متبادل کے طور پر اپنانا شروع کر دیا ہے۔ اب محض رٹنے یا یاد کرنے کے بجائے، طلبہ سے تخلیقیت، تجربہ اور ذاتی اظہار کی توقع کی جاتی ہے۔ یہی وہ تعلیم ہے جو آنے والے وقت کے لیے ضروری ہے۔

مصنوعی ذہانت بطور تخلیقی ساتھی: دلچسپ بات یہ ہے کہ وہی مصنوعی ذہانت جو سی وی کو غیر ضروری بنا رہی ہے، وہی طلبہ کو بہتر پورٹ فولیو بنانے میں مدد بھی دے رہی ہے۔ جدید AI ٹولز اب طلبہ کی تحریروں کا تجزیہ کر سکتے ہیں، مواد کو منظم بنا سکتے ہیں، یا حتیٰ کہ ان کے پورٹ فولیو کے ڈیزائن کے لیے تجاویز دے سکتے ہیں۔

یہ ٹیکنالوجی اگر سمجھداری سے استعمال کی جائے تو مشین نہیں بلکہ ایک تخلیقی ساتھی بن جاتی ہے؛ جو طلبہ کو اپنے آپ کو زیادہ مؤثر اور خوبصورت انداز میں پیش کرنے میں مدد دیتی ہے۔

دعویٰ نہیں، ثبوت پیش کریں: سی وی سے پورٹ فولیو کی طرف منتقلی محض ایک فنی تبدیلی نہیں بلکہ سوچ کا بدلاؤ ہے۔ سی وی دعویٰ کرتا ہے کہ آپ کے پاس مہارت ہے؛ پورٹ فولیو یہ ثابت کرتا ہے۔

جب دنیا میں مصنوعی ذہانت جعلی دستاویزات اور خودکار درخواستیں تیار کر سکتی ہے، تو سچائی اور شفافیت ہی اصل قدر بن جاتی ہے۔ ایک پورٹ فولیو جس میں اصلی کام، تخلیقی عمل اور ذاتی عکاسی موجود ہو، خود بخود اعتماد پیدا کرتا ہے۔ اسے جعلی بنانا آسان نہیں۔

طلبہ اور اساتذہ کے لیے پیغام: اگر طلبہ واقعی مصنوعی ذہانت کے اس دور میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں، تو انہیں اپنے کام اور سیکھنے کے ثبوت کے ساتھ خود کو پیش کرنا ہوگا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنی تعلیمی زندگی کے آغاز سے ہی ایک مضبوط ڈیجیٹل پورٹ فولیو بنانا شروع کریں۔

تعلیمی اداروں کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے نصاب میں اس تبدیلی کو شامل کریں۔ طلبہ کو صرف سی وی لکھنا نہیں سکھایا جانا چاہیے بلکہ اپنی کہانی سنانے کی تربیت دینی چاہیے؛ ایسی کہانی جو ان کی تعلیم، تجربے اور خوابوں کو جوڑتی ہو۔ یہ تبدیلی محض روزگار کے لیے نہیں بلکہ ذہن سازی کے لیے ہے۔ یہ طلبہ کو وہ صلاحیتیں دیتی ہے جو انہیں آنے والے غیر یقینی دور میں زندہ اور کامیاب رکھیں گی؛ تجسس، خود سیکھنے کی عادت، اور تخلیقی خود اعتمادی۔ دنیا کو اب مزید سی وی نہیں چاہییں۔ دنیا کو ایسے انسان چاہییں جو اپنے کام کے ثبوت کے ساتھ اپنی کہانی بیان کر سکیں۔ مصنوعی ذہانت کے اس دور میں، جہاں مشینیں بہترین سی وی لکھ سکتی ہیں، کامیابی انہی کی ہوگی جو وہ دکھا سکیں جو صرف انسان دکھا سکتا ہے: تخیل، دیانت، اور انفرادیت۔

تاثرات

کتاب: "تمہارا ہم پہ سایہ آج بھی ہے"

(مصنف: مختار تلہری ثقلینی)

از۔ جمید خضر شاہجہاں پوری

ادب میں وہ تخلیقات ہمیشہ خاص مقام پاتی ہیں جو محض الفاظ کا امتزاج نہیں بلکہ دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی سچائیوں کا اظہار ہوتی ہیں۔ مختار تلہری صاحب کی تازہ تصنیف "تمہارا ہم پہ سایہ آج بھی ہے" اسی روحانی صداقت کا ایک نمونہ ہے۔ یہ کتاب اُن کے والدِ محترم اور والدہ ماجدہ کے حضور محبت، عقیدت اور یادداشت کا نذرانہ ہے۔ مختار تلہری کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ وہ نہ صرف ہندوستان بلکہ برصغیر کے معتبر اور فعال اساتذۂ سخن میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے 15 شعری مجموعے منظرِ عام پر آ چکے ہیں جن میں فکری تنوع، زبان کی لطافت اور عروضی پختگی نمایاں ہے۔ ان کا ادبی سفر صرف انفرادی تخلیق تک محدود نہیں بلکہ ان کے شاگردانِ سخن کی ایک بڑی تعداد ہندوستان، پاکستان اور بیرونِ ممالک میں موجود ہے جو اپنے اپنے ادبی سفر میں اُن کی رہنمائی سے فیض یاب ہو رہی ہے۔

زیرِ نظر کتاب "تمہارا ہم پہ سایہ آج بھی ہے" سادہ مگر دل کو چھو لینے والی نظموں کا حسین گلدستہ ہے جو والدین کی عظمت کو خراجِ عقیدت پیش کرتا ہے۔ ان نظموں میں کسی قسم کا تصنع یا مبالغہ نہیں بلکہ وہ سچائی ہے جو صرف ایک بیٹے کے دل سے نکل سکتی ہے۔ والدین کی محبت، ان کی قربانی، ان کی دعائیں، اور ان کی غیر مشروط شفقت کو جس احترام اور دلی جذبات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے وہ قاری کو بھی اپنی زندگی کے ان بے مثال رشتوں کی طرف لے جاتا ہے۔

مختار تلہری صاحب نے نہایت نرم لہجے میں، اپنی والدہ کی دعاؤں کو، اپنے والد کی شخصیت کو، اور ان کی شفقت آمیز تربیت کو خلوص کے ساتھ یاد کیا ہے۔ یہ یادداشت صرف ایک فرد کی ذاتی کہانی نہیں بلکہ یہ ہر اُس شخص کی کہانی ہے جو والدین کے سائے سے محروم ہو چکا ہے۔ یہ کتاب نئی نسل کو یہ باور کرانے میں بھی مدد دیتی ہے کہ والدین کا احترام صرف حیات میں نہیں بلکہ ان کے بعد بھی جاری رہنا چاہیے۔ دعا، ایصالِ ثواب، اور یاد کا عمل ایک مستقل صدقہ جاریہ ہے۔

کتاب کے آخر میں مختار تلہری صاحب کی والدین کے لیے تحریر کردہ دُعا۔

"اللہ رب العزت ان کی قبروں کو بقعۂ نور بنا دے، بغیر حساب مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے" نہایت دلگداز اور روح پرور اختتامیہ ہے۔ یہ کتاب دراصل دعاؤں کا نوحہ نہیں، عقیدت کا جشن ہے۔ یہ نظموں کا ایسا مرقع ہے جو محبت کے کرب اور شکر کے جذبے سے معمور ہے۔ مختار تلہری جیسے استاد شاعر کی طرف سے ایسی متوازن، عارفانہ اور جذباتی نظمیں، اُن کے ادبی وقار میں مزید اضافہ کرتی ہے۔ اس میں جذبوں کی وہ سچائی ہے جو الفاظ سے آگے جا کر دلوں میں اترتی ہے۔ دعا ہے کہ مختار تلہری صاحب کا یہ عمل ایصال نہ صرف اُن کے والدین کے لیے صدقہ جاریہ بنے، بلکہ آنے والی نسلوں کو والدین کی عظمت و قربانی کی یاد دلاتا رہے۔

ترقی کے مینار، مسائل کے انبار
بھارت کی چمکتی معیشت کا تاریک پہلو

محمد شمس آغاز نوری

بھارت کو دنیا کی تیزی سے ابھرتی ہوئی معیشتوں میں شمار کیا جاتا ہے، مگر محض معاشی ترقی کسی قوم کی حقیقی عظمت اور کامیابی کی مکمل عکاس نہیں ہوتی۔ بلاشبہ بلند شرحِ نمو، وسیع صنعتی ڈھانچہ اور عالمی سرمایہ کاری نے بھارت کو اقتصادی میدان میں نمایاں مقام عطا کیا ہے، لیکن اگر انسانی ترقی کے عالمی اشاریوں کا غیر جانب دارانہ جائزہ لیا جائے تو صورتِ حال کا ایک مختلف رُخ سامنے آتا ہے۔ صحت کے شعبے میں 65، خوشی کے عالمی انڈیکس میں 118، تعلیم میں 90، پریس فریڈم میں 159 اور ماحولیاتی کارکردگی میں 176 ویں درجہ بندی اس امر کی غمازی کرتی ہے کہ معاشی ترقی کے ثمرات ابھی تک عوام کی وسیع اکثریت تک مؤثر انداز میں نہیں پہنچ سکے۔ اسی طرح قانون و انصاف میں 79، صنفی مساوات میں 131، عالمی بھوک انڈیکس میں 111 اور فی کس آمدنی میں 124 ویں پوزیشن یہ سوال پیدا کرتی ہے کہ آیا ترقی کے دعوے زمینی حقائق سے پوری طرح ہم آہنگ بھی ہیں یا نہیں۔ حقیقی ترقی صرف بلند عمارتوں، بڑی صنعتوں اور بڑھتے ہوئے GDP کا نام نہیں، بلکہ اس کا اصل معیار عوام کے معیارِ زندگی، سماجی انصاف اور انسانی وقار سے متعین ہوتا ہے۔ جب تک ہر شہری کو معیاری تعلیم، بہتر طبی سہولیات، انصاف، آزادیٔ اظہار، محفوظ ماحول اور مساوی مواقع میسر نہ ہوں، اس وقت تک معاشی کامیابیاں ادھوری تصور کی جاتی ہیں۔ بھارت کی موجودہ صورتحال اس حقیقت کی واضح عکاسی کرتی ہے کہ اقتصادی قوت کے ساتھ انسانی بہبود کو یکساں اہمیت دینا ناگزیر ہے۔ ماہرین کے مطابق وہی قومیں پائیدار ترقی کی منزل حاصل کرتی ہیں جو دولت کے انبار جمع کرنے کے بجائے اپنے عوام کی خوشحالی، ذہنی آسودگی اور سماجی استحکام کو ترجیح دیتی ہیں، کیونکہ تاریخ میں عظمت ہمیشہ اُنہی اقوام کے حصے میں آئی ہے جنہوں نے انسان کو معیشت پر فوقیت دی۔

غزل

زمانے کی روش پر ہونٹ اپنا سی لیا میں نے
مجھے اپنی طرح جینا تھا جتنا جی لیا میں نے
تیرا اے موت تھوڑا کام تو آسان ہو جائے
بنا کر آنسوؤں کو زہراب تو پی لیا میں نے
پریشاں زندگانی میں پتہ اس کا لگاتا ہے
کہ اب تک کس تمنا کے سہارے جی لیا میں نے

مجھے تو وقت نے خوشیاں، بہت دی تھیں یہاں لیکن
مرے دامن میں جتنی آئیں اتنی ہی لیا میں نے
کسی کو اور بھی موقع ملے دنیا میں شہرت کا
بلندی پر تو رہ کر اب بہت دن جی لیا میں نے
مرا بھی کوئی ہے احساس یہ ہونے لگا نصرت
تمہارا ہاتھ اپنے ہاتھ میں جب بھی لیا میں نے

ڈاکٹر نصرت عتیق گورکھپوری

غزل

تیری پیشانی کے یہ بَل شہزادی
کر دیتے ہیں مجھکو بیکل شہزادی
میرے ذہن و دِل ہیں جَل تھل شہزادی
پلکیں ہیں کیوں تیری بوجھل شہزادی
مانا کہ کل پھر ملنے تم آؤ گی
لیکن کِس نے دیکھا ہے کل شہزادی
سُورج ٹھنڈی آہیں بھرنے لگتا ہے
لہرائے جب تیرا آنچل شہزادی
ہم دونوں کے مِلتے جُلتے رہنے سے
لوگ لگائیں کیا کیا اٹکل شہزادی
ہم نے جِس دِن اِک دُوجے کو جیتا تھا
گاؤں میں اُس دِن تھا دنگل شہزادی
میرا دِل دریا ہے پیار محبت کا
بھر لے اپنے مَن کی چھاگل شہزادی
کب چھائیں کب برسیں پوچھیں آ آ کر
تیری زُلفوں سے یہ بادل شہزادی
بننے کو تیری پوشاک ترستے ہیں
اطلس اور کمخواب و مخمل شہزادی

لگ کر میرے سینے سے بتلاؤ نا
کیوں ہے اِس میں اِتنی ہلچل شہزادی
روک لو مجھکو ورنہ میری فُرقت میں
روؤ گی ہاتھوں کو مَل مَل شہزادی
سب جچتے ہیں تم پر چاہے جو پہنو
سونا چاندی تانبا پیتل شہزادی
ساون آیا اب تو آکر بَن جاؤ
میری مَن بگیا کی کوئل شہزادی
رستہ چلتے دھڑکائے دِل آنکھوں میں
چھم چھم کرتی تیری پائل شہزادی
مجھکو ننھا سا وہ چندا دے دو نا
جو چلتا ہے گھٹنوں کے بَل شہزادی
تم بِن گھر کی حالت ایسی ہے جیسے
خالی ڈبّا خالی بوتل شہزادی
خط میں دِل کی باتیں لِکھنے والے دِن
ہائے ! ہُوئے جاتے اوجھل شہزادی
دُشمن چالیں چلتے ہیں تو چلنے دو
ہم تو ہیں اللہ توکّل شہزادی
کیا مِلنا ہے تمکو جیراجپوری سے
مَیں مِلوائے دیتا ہُوں چل شہزادی

نیازؔ جیراجپوری

جنگ بندی کے دوران امریکی اور اسرائیلی طیاروں کی ہرمز میں بمباری

جنوبی ایران کے جزیرہ لارک میں ایرانی جہازوں پر حملوں کے سبب 4 شہری جاں بحق، بندر عباس میں سنی گئی متعدد دھماکوں کی آوازیں

تہران،(ایجنسیاں): ایران نے کہا ہے کہ امریکی اور اسرائیلی طیاروں نے آبنائے ہرمز میں ایران کے جزیرہ لارک کے جنوب میں ایرانی جہازوں کو نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں 'چند ایرانی شہری' ہلاک ہوگئے ہیں۔ ایران کی نیم سرکاری 'فارس خبر ایجنسی' نے منگل کے روز شائع کردہ خبر میں کہا ہے کہ امریکی اور اسرائیلی طیاروں نے ایران کے جزیرہ لارک میں ایرانی جہازوں پر حملے کیے ہیں۔ ایجنسی نے ہلاکتوں کی درست تعداد نہیں بتائی تاہم بعض ذرائع ابلاغ کی خبروں کے مطابق ان حملوں میں 4 افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ یہ خبریں ایسے وقت پر سامنے آرہی ہیں کہ جب جنگ بندی برقرار ہے اور امریکہ و اسرائیل کی جانب سے ایران کے خلاف جاری جنگ کو مستقل طور پر ختم کرنے کیلئے سفارتی کوششیں تیز ہورہی ہیں۔ دوسری طرف ایران کے ساحلی شہر بندر عباس میں متعدد دھماکوں کی آوازیں سنی گئی ہیں جس کے بعد علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ ایرانی خبر ایجنسی کے مطابق بندر عباس کے شہریوں نے کئی زوردار دھماکوں کی آوازیں سننے کی اطلاع دی ہے، تاہم فوری طور پر یہ واضح نہیں ہوسکا کہ دھماکوں کی نوعیت کیا تھی اور یہ کس مقام پر ہوئے۔ ایجنسی کے مطابق اسی نوعیت کی آوازیں ایران کے جنوبی علاقوں سرک اور جاسک میں بھی بیک وقت سنی گئی ہیں۔ وہیں ایرانی سرکاری خبر ایجنسی نے کہا ہے کہ صورتحال مکمل طور پر کنٹرول میں ہے اور عوام کیلئے تشویش کی کوئی بات نہیں۔ دریں اثناء کی پاسداران انقلاب نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کرنے والے امریکی طیاروں کی دراندازی کو ناکام بنا دیا ہے۔ پاسداران انقلاب کی طرف سے جاری کردہ ایک سرکاری بیان کے مطابق ایران کی فضائی دفاعی یونٹس نے صحیح انٹیلی جنس مانیٹرنگ کے بعد خلیج فارس کے علاقے میں امریکی ایم کیو 9 ڈرون کا پتہ لگایا اور اسے مار گرایا۔ بیان کے مطابق یہ آپریشن صرف ڈرون کو گرانے پر ختم نہیں ہوا بلکہ فضائی دفاع نے ایک اور آر کیو 4 ڈرون اور ایک جدید ایف-35 لڑاکا طیارے پر فائرنگ کی جس سے وہ فوری طور پر فرار ہونے پر مجبور ہوگئے۔ پاسداران انقلاب نے موجودہ جنگ بندی معاہدے کی کسی بھی 'خلاف ورزی' پر انتباہ جاری کیا اور کہا کہ ایرانی افواج جواب دینے کے حق کو اپنی اسٹریٹجک ترجیحات میں شامل کرتی ہے اور اسے ایرانی سرزمین یا فضائی حدود میں کسی بھی حملے کا نشانہ بننے کی صورت میں 'جائز اور حتمی' ردعمل قرار دیتی ہے۔ واضح رہے کہ یہ واقعہ تہران کی طرف سے اپنی علاقائی حدود میں دشمن کی فضائی نقل و حرکت سے نمٹنے کے لیے انتہائی چوکس حالت کو ظاہر کرتا ہے۔

ایرانی پاسداران انقلاب نے امریکی ایم کیو 9 ڈرون مار گرایا

ایرانی پاسداران انقلاب گارڈز نے امریکی افواج کا ایم کیو 9 ڈرون مار گرایا۔ ایرانی پاسداران انقلاب نے امریکی ایف 35 فائٹر جیٹ پر بھی فائرنگ کی۔ ایرانی خبر رساں ایجنسی کے مطابق ایران نے امریکی فوج کی طرف سے جنگ بندی کی کسی بھی خلاف ورزی کے خلاف خبردار کردیا ہے۔

کوئی نئی جارحیت یا خلاف ورزی کا جواب خطے سے باہر تک پھیلے گا: ترجمان ایرانی مسلح افواج

تہران: ایرانی مسلح افواج کے سینئر ترجمان ابوالفضل شکارچی کا کہنا ہے کہ کوئی نئی جارحیت یا خلاف ورزی کا جواب خطے سے باہر تک پھیلے گا۔ ایک بیان میں ابوالفضل شکارچی نے کہا ہے کہ کسی نئی خلاف ورزی کی صورت میں ایران کا ردعمل پہلے سے کہیں زیادہ شدید اور طاقتور ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ممکنہ اہداف کی نشاندہی کرلی گئی ہے۔ ابوالفضل شکارچی کا کہنا ہے کہ کسی بھی نئی خلاف ورزی کی صورت میں ایران کا ردعمل مختلف نوعیت کا ہوگا۔ ترجمان ایرانی مسلح افواج نے کہا کہ ایران کی تیل برآمدات میں رکاوٹ ڈالی گئی تو ایران خطے سے تیل کی ترسیل کا راستہ بند کردے گا۔

سماجی کارکنان کا آسٹریلیا کی پارلیمنٹ پر دھاوا

گلوبل صمد فلوٹیلا کے ارکان کے ساتھ اسرائیل کے سلوک کے خلاف احتجاج

سڈنی،(ایجنسیاں): سماجی کارکنان نے اسرائیل مخالف مظاہرے میں آسٹریلیا کے پارلیمان ہاؤس میں دھاوا بول دیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مظاہرین آسٹریلوی پارلیمان ہاؤس کے اندر داخل ہوئے اور گلوبل صمد فلوٹیلا کے ارکان کے ساتھ اسرائیل کے سلوک کے خلاف احتجاج کیا۔ مظاہرین نے آسٹریلوی حکومت سے اسرائیل پر پابندیاں عائد کرنے کا مطالبہ کیا۔ مظاہرین ماربل فوئر میں جمع ہوئے اور ایک علامتی عمل میں گھٹنے ٹیک دیے جو کہ اسرائیلی حکام کی جانب سے فلوٹیلا کے

کارکنوں کی حراست کی تصویر کشی تھا۔ ارکان نے "اسرائیل پر پابندی لگاؤ" کے نعرے لگائے اور وزیر اعظم انتھونی البانی اور وزیر خارجہ پینی وونگ پر "نسل کشی میں ملوث" ہونے کا الزام لگایا۔ دوسری جانب سیکیورٹی افسران پارلیمان ہاؤس میں موجود وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کو عمارت سے لے گئے۔

آبنائے ہرمز کو کبھی بھی مذاکرات کا حصہ نہیں بنائیں گے جیسے جوہری معاملے میں کیا

امریکہ کو ایران کی دوٹوک، اصولی طور پر ہمیں کبھی بھی کسی سے اس کی منظوری کی ضرورت نہیں، یہ ہمارے علاقائی پانی ہیں: ابراہیم عزیزی

تہران،(ایجنسیاں): ایران نے واضح کیا ہے کہ آبنائے ہرمز کو کبھی بھی مذاکرات کا حصہ نہیں بنائیں گے جیسے جوہری معاملے میں کیا، امریکی ناکہ بندی ختم ہوئی تو ہرمز سے گزرنے کا عمل ایران کے طے کردہ انتظامات کے تحت ہوگا ایرانی پارلیمنٹ کی قومی سلامتی کمیٹی کے سربراہ ابراہیم عزیزی نے کہا کہ آبنائے ہرمز پر ایران کی خود مختاری امن معاہدے تک پہنچنے کیلئے اہم ہے۔ عزیزی نے کہا کہ ہماری عظیم کامیابیوں کے بنیادی ستونوں میں سے ایک ہماری جغرافیائی اہمیت ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ آبنائے ہرمز کو کبھی بھی مذاکرات کا حصہ نہیں بنائیں گے جیسے جوہری معاملے میں کیا، امریکی ناکہ بندی ختم ہوئی تو ہرمز سے گزرنے کا عمل ایران کے طے کردہ انتظامات کے تحت ہوگا۔ ابراہیم عزیزی نے کہا کہ آبنائے ہرمز سے آمدورفت غیرفوجی اور غیرحریف ٹریفک کیلئے ہوگی، اصولی طور پر ہمیں کبھی بھی کسی سے اسکی منظوری کی ضرورت نہیں، یہ ہمارے علاقائی پانی ہیں اور ہمارے جائز حقوق ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ اُن معاملات میں سے ایک ہے جو ابتدائی مراحل میں 5 اعتماد سازی اقدامات کے ذریعے ظاہر ہونا چاہیے۔ اس سے قبل ترجمان ایرانی وزارت خارجہ اسماعیل بقائی کا کہنا تھا کہ امریکہ کیساتھ معاہدہ ہوگیا تو جوہری معاملے پر 60 روز میں مذاکرات ہوں گے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا کہ امریکہ کے ساتھ ایک فریم ورک پر پہنچ گئے ہیں تاہم کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ امریکہ اور ایران کے درمیان معاہدہ بالکل قریب ہے۔

معاہدے کے 30 روز بعد آبنائے ہرمز کھول سکتا ہے، برطانوی میڈیا کا دعویٰ

برطانوی خبر ایجنسی نے دعویٰ کیا ہے کہ ایران، امریکہ کے ساتھ ممکنہ معاہدے کے 30 روز بعد آبنائے ہرمز کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ برطانوی خبر ایجنسی کے مطابق یہ دعویٰ جاپان کے معاشی اخبار 'نکئے' کی رپورٹ کے حوالے سے کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تہران ممکنہ معاہدے کے بعد مرحلہ وار انداز میں آبنائے ہرمز میں بحری آمد و رفت بحال کرنے پر غور کر رہا ہے۔ اس سے قبل ایرانی فوج کے ترجمان بریگیڈیئر جنرل ابراہیم ذوالفقاری نے کہا تھا کہ کسی بھی معاہدے کی صورت میں بھی آبنائے ہرمز مکمل طور پر ایرانی انتظامیہ کے کنٹرول میں رہے گی۔

امریکی صدر ٹرمپ نے ایران کے افزودہ یورینیم کی حوالگی پر اپنا مؤقف نرم کرلیا

واشنگٹن،(ایجنسی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران کے افزودہ یورینیم کی حوالگی پر مؤقف نرم کرلیا۔ ٹروتھ سوشل پر بیان جاری کرتے ہوئے صدر ٹرمپ نے کہا کہ افزودہ یورینیم کو یا تو فوری

طور پر امریکہ کے حوالے کیا جائے گا تا کہ اسے وہاں منتقل کر کے تلف کردیا جائے۔ ٹرمپ نے کہا کہ یا ترجیحاً اسلامی جمہوریہ ایران کے ساتھ باہمی تعاون اور ہم آہنگی کے تحت اُسی مقام پر یا کسی دوسرے قابل قبول مقام پر تباہ کیا جائے۔ امریکی صدر نے کہا کہ اس پورے عمل اور موقع پر ایٹمی توانائی کمیشن، یا اس کے مساوی ادارے، کی نگرانی اور موجودگی ہوگی۔ اس سے قبل صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے امریکی صدر نے دعویٰ کیا تھا کہ ایران اپنے تباہ شدہ افزودہ یورینیم کو بھی امریکہ کے حوالے کرنے پر تیار ہوگیا ہے۔ ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ امریکہ اور ایران کے مذاکرات کار جنگ کے خاتمے کے لیے معاہدے کو حتمی شکل دینے کے 'کافی قریب' پہنچ چکے ہیں۔ امریکی نشریاتی ادارے سی بی ایس نیوز کو دیے گئے ایک انٹرویو میں ٹرمپ نے کہا کہ مجوزہ حتمی معاہدہ ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے سے روکے گا اور یہ بھی یقینی بنائے گا کہ ایران کے افزودہ یورینیم کو تسلی بخش انداز میں سنبھالا جائے۔ ٹرمپ نے کہا کہ میں صرف ایسے معاہدے پر دستخط کروں گا جس میں ہمیں وہ سب کچھ حاصل ہو جو ہم چاہتے ہیں۔

ٹرمپ کی عرب رہنماؤں سے ٹیلیفونک گفتگو کے مندرجات مبینہ طور پر افشا

واشنگٹن،(ایجنسی) امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی ایران سے امن ڈیل کے حوالے سے عرب رہنماؤں سے ہفتے کو ٹیلیفون پر کی گئی بات چیت کے نکات مبینہ طور پر افشا ہوگئے۔ امریکی نیوز ویب سائٹ نے دعویٰ کیا ہے کہ صدر ٹرمپ نے عرب رہنماؤں سے کہا کہ وہ آبنائے ہرمز کھولنے کیلئے صرف اسی صورت میں ایران سے امن ڈیل کرینگے اگر عرب ممالک اسرائیل سے تعلقات معمول پر لے آئیں۔ مشرق وسطیٰ کے جن ممالک کے رہنما کانفرنس کال پر صدر ٹرمپ کے ساتھ تھے ان میں سعودی عرب، قطر، ترکیہ اور مصر کے رہنما شامل تھے۔ نیوز ویب سائٹ نے دعویٰ کیا کہ ٹیلیفون کال امریکہ ایران جنگ ختم کرنے اور آبنائے ہرمز کھولنے سے متعلق پیش رفت پر بات کیلئے کی گئی تھی۔ تاہم ٹرمپ نے ایسی اقوام پر زور دیا کہ وہ اسرائیل سے تعلقات قائم کریں جو 1948 سے ہی اسرائیلی ریاست کی مخالف ہیں۔ ڈیلی میل نے بتایا کہ عرب رہنما صدر ٹرمپ کے مطالبے پر اس قدر حیرت زدہ تھے کہ انہوں نے جواب ہی نہیں دیا اور خاموش رہے۔ ویب سائٹ کے مطابق صدر ٹرمپ نے بات مکمل کی تو کافی دیر تک خاموشی چھائی رہی اس پر صدر ٹرمپ نے ازراہ مذاق پوچھا کہ کیا یہ رہنما ٹیلیفون کال پر تا حال موجود بھی ہیں؟

اسرائیلی فضائی حملوں میں لبنان کے 7 ریسکیو اہلکاروں کی موت

بیروت،(یو این آئی) اسرائیل کی جانب سے لبنان پر کیے گئے تازہ فضائی حملوں میں ریسکیو عملے کے 7 ارکان جاں بحق ہوگئے جبکہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران مرنے والوں کی مجموعی تعداد 34 تک پہنچ گئی۔ عرب میڈیا رپورٹس کے مطابق اسرائیلی فوج نے جنوبی لبنان اور بیروت کے مختلف علاقوں میں حزب اللہ کے مبینہ ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔

رپورٹس میں کہا گیا ہے کہ حملوں کے نتیجے میں متعدد عمارتیں تباہ ہوئیں جبکہ کئی افراد زخمی بھی ہوئے۔ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے لبنان میں حزب اللہ کے خلاف فضائی کارروائیاں مزید بڑھانے کا اعلان کیا ہے۔ نیتن یاہو نے کہا کہ اسرائیل حزب اللہ کے خلاف اپنی کارروائیاں جاری رکھے گا اور سیکیورٹی خطرات کے خاتمے کیلئے ہر ممکن اقدام کرے گا۔ دوسری جانب اسرائیلی فوج نے بیروت کے متعدد علاقوں کے رہائشیوں کو فوری انخلا کا الٹی میٹم جاری کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق اسرائیلی حکام نے ان علاقوں میں ممکنہ فضائی حملوں سے قبل شہریوں کو علاقہ خالی کرنے کی ہدایات دی ہیں۔

روس کا یوکرین پر بڑی بمباری کا منصوبہ، غیر ملکی شہریوں کو فوری کیف چھوڑنے کی ہدایت

ماسکو،(یو این آئی) روس نے یوکرین کی راجدھانی کیف پر بڑی بمباری کا منصوبہ بنالیا۔ خبر کے مطابق روسی وزیر خارجہ نے امریکی سفارتکاروں اور شہریوں سمیت تمام غیر ملکیوں کو جلد از جلد کیف چھوڑنے کی وارننگ جاری کردی ہے۔ روسی وزیر خارجہ کا کہنا ہے کہ تمام یوکرینی شہری بھی فوجی تنصیبات سے دور رہیں۔ واضح رہے روس نے چند روز قبل یوکرین کی راجدھانی کیف اور اس کے اطراف میں ڈرونز اور میزائلوں سے حملہ کیا تھا۔

ملائیشیا میں ہم جنس پرستوں کی خفیہ پارٹی کے جرم میں 51 افراد گرفتار

چھاپوں میں تقریباً 26,021 ڈالر مالیت کی غیر قانونی ادویات ضبط

کوالالمپور،(ایجنسیاں): ملائشیا کے ایک ہوٹل میں منعقد ہونے والی منشیات پر مشتمل ہم جنس پرستوں کی پارٹی کے جرم میں سیکیورٹی حکام نے چھاپوں کی ایک سیریز میں 51 افراد کو حراست میں لے لیا ہے۔ ہم جنس پرستی کو مسلم اکثریتی ملائیشیا میں جرم ہے جبکہ شرعی قوانین بھی موجود ہیں جو ہم جنس پرستانہ اعمال اور کراس ڈریسنگ پر پابندی لگاتے ہیں۔

پولیس نے ان افراد کو گرفتار کیا جن کی عمریں 21 سے 52 سال کے درمیان ہیں جن میں 28 غیر ملکی بھی شامل ہیں۔ منشیات کی تحقیقات کے محکمے کے ڈائریکٹر حسین عمر خان نے ایک بیان میں کہا کہ چار الگ الگ چھاپوں میں تقریباً 103,070 رنگٹ (26,021 ڈالر) مالیت کی غیر قانونی ادویات بھی ضبط کی گئیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ گروپ اعلیٰ درجے کے ہوٹلوں میں کمروں کو تفریح، منشیات کے استعمال کیلئے استعمال کرتے ہوئے پایا گیا اور خیال کیا جاتا ہے کہ وہ غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ اس کیس کی خطرناک منشیات ایکٹ کے تحت تفتیش کی جاری ہے۔ چھاپوں سے پہلے، ایک شخص جس پر پارٹی میں ہونے کا شبہ تھا، ہوٹل کی لابی میں بے ہوش پایا گیا۔ حسین عمر نے بتایا کہ اسے کوالالمپور اسپتال لے جایا گیا اور پہنچنے پر اسے مردہ قرار دے دیا گیا۔

ٹرمپ کا پیش کیا گیا ابراہم معاہدہ قابل قبول نہیں، یہ پاکستان کے بنیادی نظریات سے متصادم ہے: خواجہ آصف

اسلام آباد،(یو این آئی) پاکستان کے وزیر دفاع خواجہ محمد آصف نے کہا ہے کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے پیش کیا گیا ابراہم معاہدہ پاکستان کیلئے قابل قبول نہیں کیونکہ یہ ملک کے بنیادی نظریات سے متصادم ہے۔ نجی نیوز چینل 'سما' سے گفتگو کرتے ہوئے خواجہ آصف نے کہا کہ میرا نہیں خیال کہ ہم کسی ایسے معاہدے میں شامل ہوں گے جو ہمارے بنیادی نظریات کے خلاف ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت نہ ہم نے کوئی اقدام اٹھایا ہے اور نہ ہی کسی نے باضابطہ طور پر ہمیں اس معاہدے میں شامل ہونے کیلئے کہا ہے۔ وزیر دفاع نے کہا کہ غزہ جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزیاں اب بھی جاری ہیں، اس لیے ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا ممکن نہیں جن پر ایک دن کا بھی اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ خواجہ آصف نے مزید کہا کہ ہمارا واضح مؤقف ہے کہ یہ معاہدہ ہمارے لیے قابل قبول نہیں، اور ہم واحد ملک ہیں جس کے پاسپورٹ پر اسرائیل کا نام تک شامل نہیں ہے۔ "ان کا یہ بیان امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی اس سوشل میڈیا پوسٹ کے بعد سامنے آیا جس میں انہوں نے پاکستان، سعودی عرب، قطر، ترکی، مصر اور اردن سمیت دیگر مسلم ممالک پر زور دیا تھا کہ وہ ایران کے ساتھ ممکنہ معاہدے کے بعد ابراہم معاہدے میں شامل ہوں۔

غزہ نسل کشی کیلئے مدد کی فراہمی پر لندن میئر کی جرأتمندانہ قدم

امریکی ٹیک کمپنی 'پلانٹیر' کا میٹ پولیس کے ساتھ ہونے والا 50 ملین پاؤنڈ کا معاہدہ روک دیا

لندن،(یو این آئی) میئر لندن سر صادق خان نے اسرائیل کو غزہ میں مبینہ نسل کشی کیلئے استعمال ہونے والی اے آئی اور نگرانی کی ٹیکنالوجی فراہم کرنیوالی امریکی ٹیک کمپنی 'پلانٹیر' کا میٹ پولیس کے ساتھ ہونے والا 50 ملین پاؤنڈ کا معاہدہ روک دیا ہے۔ صادق خان کا کہنا ہے کہ اس معاہدے میں عوامی فنڈز کے استعمال کے قواعد کی واضح اور سنگین خلاف ورزی کی گئی۔ میٹ پولیس پلانٹیر کے مصنوعی ذہانت پر مبنی نظام کو جرائم کی تحقیقات میں انٹیلیجنس تجزیے کو خودکار بنانے کیلئے استعمال کرنا چاہتی تھی۔ میئر کے ترجمان نے کہا کہ لندن کے عوام چاہتے ہیں کہ سرکاری رقم صرف ایسی کمپنیوں پر خرچ کی جائے جو شہر کی اقدار اور اصولوں سے ہم آہنگ ہوں۔ دوسری جانب میٹ پولیس نے مؤقف اختیار کیا کہ عملے کی کمی کے باوجود مؤثر انداز میں کام جاری رکھنے کیلئے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال ناگزیر ہے۔ سٹی ہال کیمطابق میٹ پولیس نے خریداری کی حکمت عملی منظوری کیلئے متعلقہ ادارے کے سامنے پیش نہیں کی تھی۔ ادھر پلانٹیر کے برطانیہ میں چیف ایگزیکٹو لوئیس موزلی نے سر صادق خان کے فیصلے پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اس اقدام سے دشمن ریاستوں اور مجرموں کو فائدہ ہوگا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ میئر لندن عوامی تحفظ پر سیاست کو ترجیح دے رہے ہیں۔ واضح رہے پلانٹیر نے برطانیہ میں شعبہ عوامی خدمات میں تیزی سے توسیع کی ہے اور نیشنل ہیلتھ سروس، وزارت دفاع اور دیگر اداروں کیساتھ 600 ملین پاؤنڈ سے زائد مالیت کے معاہدے کیے ہیں۔ یہ کمپنی امریکی صدر ٹرمپ کے ارب پتی حامی پیٹر تھیل نے قائم کی تھی اور یہ اسرائیلی فوج کے علاوہ ٹرمپ انتظامیہ کی آئی سی ای امیگریشن کارروائیوں میں بھی مدد فراہم کرتی ہے۔

اسرائیل کو جبراً تسلیم کرانے کی قیمت پر ایران کے ساتھ جنگ ختم کرنے کی کوشش

امریکی صدر ٹرمپ کے ارادوں پر عرب ممالک نے پھیر دیا پانی، ابراہیمی معاہدے پر تبدیل نہیں ہوا سعودی مؤقف

واشنگٹن،(ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اصرار کیا ہے کہ ایران کے ساتھ جنگ کے خاتمے کے لیے معاہدہ طے پانے کے بعد مشرق وسطیٰ اور دیگر مسلم ممالک ابراہیمی معاہدہ (ابراہم اکارڈز) پر دستخط کریں۔ ماہرین کے مطابق ابراہیمی معاہدہ اسرائیل اور اس کے بعض عرب ہمسایہ ممالک کے درمیان تعلقات معمول پر لانے کے لیے کیے گئے معاہدوں کا ایک سلسلہ ہے۔ 2020 میں کیے گئے ایسے سفارتی معاہدے جن کے تحت کچھ عرب ممالک نے اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات معمول پر لانے (نارملائزیشن) پر اتفاق کیا۔ ان معاہدوں کا بنیادی مقصد مشرق وسطیٰ میں سفارتی، معاشی اور سیکیورٹی تعاون کو بڑھانا تھا اور کئی دہائیوں سے جاری کچھ عرب ممالک اور اسرائیل کے درمیان محدود یا منقطع تعلقات کو بحال کرنا تھا۔ یہ معاہدے امریکہ کی ثالثی سے ہوئے، اس کے اہم نکات یہ ہیں: سفارتی تعلقات کا قیام، سفارت خانے اور سفارتی عملے کا تبادلہ، تجارت اور سیاحت میں اضافہ، دفاعی اور انٹیلی جنس تعاون۔ متحدہ عرب امارات اور بحرین نے 2020 میں ٹرمپ کی پہلی مدت صدارت کے دوران ان معاہدوں پر دستخط کیے اور طویل عرصے سے قائم مؤقف کو توڑتے ہوئے ایک چوتھائی صدی میں اسرائیل کو تسلیم کرنے والے پہلے عرب ممالک بن گئے۔ ٹرمپ نے اس وقت ان معاہدوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ تاریخ کا دھارا بدل دیں گے اور ایک نئے مشرق وسطیٰ کے آغاز کی علامت ہیں۔ مراکش اور سوڈان نے بھی جلد ہی اسی راستے پر عمل کیا اور قازقستان گزشتہ سال ان معاہدوں میں شامل ہوا، اگرچہ اس کے اسرائیل کے ساتھ پہلے سے دیرینہ سفارتی تعلقات موجود تھے۔ ٹرمپ کے داماد، جیرڈ کشنر نے ان معاہدوں کو طے کرانے میں مدد کی تھی۔ ٹرمپ اب ابراہیمی معاہدے کا ذکر کیوں کر رہے ہیں؟ ٹرمپ نے پیر کے روز کہا کہ انھوں نے سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، قطر، پاکستان، ترکی، مصر اور بحرین کے رہنماؤں کے ساتھ گفتگو کے دوران ان معاہدوں پر بات کی۔ انھوں نے کہا کہ ایران کے ساتھ امن معاہدہ کرانے کیلئے امریکہ کی تمام کوششوں کے بعد ان معاہدوں میں شمولیت لازمی ہونی چاہیے۔ بعدازاں ایک سعودی ذریعے نے سی این این کو بتایا کہ ان معاہدوں کے بارے میں ملک کا مؤقف تبدیل نہیں ہوا، اور ریاض صرف اسی صورت اسرائیل کے ساتھ تعلقات معمول پر لائے گا جب فلسطینی ریاست کے قیام کی طرف ایک ناقابل واپسی راستہ موجود ہو۔ ایک دوسرے ذریعے نے سی این این کو بتایا کہ ٹرمپ نے ہفتے کے روز علاقائی رہنماؤں سے گفتگو کے دوران سرسری انداز میں ان معاہدوں کا ذکر کیا اور ان کے ممالک کو اس میں شامل ہونے کی ترغیب دی، لیکن اسے ایران معاہدے کی شرط کے طور پر پیش نہیں کیا۔ اور ایک اور علاقائی ذریعے نے کہا کہ بعض ممالک ان معاہدوں میں شامل ہونے پر آمادہ ہو سکتے ہیں، لیکن غزہ، مغربی کنارے اور لبنان میں اسرائیلی اقدامات سے متعلق شرائط کے ساتھ۔۔

غزہ میں جنگ بندی کی مسلسل خلاف ورزیاں، صہیونی فوجیوں نے شہریوں کے ایک اجتماع کو بنایا نشانہ، فائرنگ میں مزید 4 فلسطینی شہید

یروشلم،(ایجنسیاں): غزہ کی پٹی میں شہریوں کے ایک اجتماع کو نشانہ بنانے والے اسرائیلی حملے میں 4 فلسطینی شہید ہوگئے ہیں جو کہ یہ جاری جنگ بندی کی ایک اور خلاف ورزی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مقامی طبی ذرائع نے بتایا کہ 4 فلسطینیوں کی لاشیں کئی زخمیوں کے ساتھ دیر

بکروں کو رکھنے کے لیے عارضی شیڈ تعمیر کرنے پر کشیدگی

میرا روڈ میں بقرعید سے قبل دو برادریوں کے درمیان جھڑپوں کے بعد پولیس فورس تعینات، سکل ہندو سماج اور بجرنگ دل کی جانب سے بکرے کے شید میں 'سور' باندھنے پر تنازعہ، مقامی تنظیموں کے اعتراض پر میونسپل حکام نے شیڈ کو کیا منہدم

ممبئی: بقرعید سے قبل میرا روڈ کے علاقے میں پیر کے روز اس وقت کشیدہ صورتحال پیدا ہوگئی جب قربانی کی تیاریوں سے متعلق تنازع شدت اختیار کر گیا اور دو برادریوں کے درمیان جھڑپوں کے بعد علاقے میں بھاری پولیس فورس تعینات کر دی گئی۔ اطلاعات کے مطابق تنازع کی شروعات پونم کلسٹر سوسائٹی میں بقرعید کے موقع پر قربانی کے لیے لائے جانے والے بکروں کو رکھنے کے لیے ایک عارضی شیڈ کی تعمیر سے ہوئی۔ بتایا جا رہا ہے کہ مسلمانوں کی جانب سے قربانی کی تیاریوں کے تحت یہ شیڈ تعمیر کیا گیا تھا، تاہم ہندو رہائشیوں اور مقامی تنظیموں کے اعتراض کے بعد میونسپل حکام نے اسے منہدم کر دیا۔ صورتحال اس وقت مزید کشیدہ ہوگئی جب مبینہ طور پر سکل ہندو سماج اور بجرنگ دل سے وابستہ کارکنان احتجاج کے دوران بکرا منڈی کے مقام پر ایک سور لے آئے۔ سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیوز کے مطابق مظاہرین نے سوال اٹھایا کہ اگر سوسائٹی میں بقرعید کے لیے بکرے لانے کی اجازت دی جا سکتی ہے تو سور لانے پر اعتراض کیوں کیا جا رہا ہے۔ اس اقدام کے بعد علاقے میں کشیدگی مزید بڑھ گئی اور پولیس نے فوری مداخلت کرتے ہوئے مظاہرین کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ اس دوران دونوں برادریوں کے افراد کے درمیان شدید بحث و تکرار ہوئی جس سے مقامی رہائشیوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیوز میں سوسائٹی کے اطراف افراتفری اور پولیس کی بھاری موجودگی کے درمیان لوگوں کو ایک دوسرے کے سامنے آتے دیکھا گیا۔

جھڑپ کے بعد لاٹھی چارج

مقامی افراد کے مطابق شام کے وقت منہدم کیے گئے شیڈ کو دوبارہ تعمیر کرنے کی کوشش کی گئی، جس کے بعد ہندو رہائشیوں اور بعض تنظیموں نے دوبارہ احتجاج کیا۔ زبانی تکرار جلد ہی ہاتھا پائی میں تبدیل ہوگئی۔ بڑھتی ہوئی کشیدگی کے پیش نظر پولیس نے مداخلت کی اور ہجوم کو منتشر کرنے کے لیے متعدد مقامات پر لاٹھی چارج کیا۔ فی الحال پونم کلسٹر سوسائٹی اور بکرا منڈی کے اطراف حساس علاقوں میں پولیس کی بھاری نفری تعینات ہے۔ حکام کے مطابق صورتحال کشیدہ ضرور ہے لیکن قابو میں ہے۔

عوام سے امن برقرار رکھنے کی اپیل

سینئر پولیس حکام نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ افواہوں پر یقین نہ کریں اور سوشل میڈیا پر اشتعال انگیز مواد پھیلانے سے گریز کریں۔ حکام واقعے سے متعلق ویڈیوز کا جائزہ

لے رہے ہیں اور تحقیقات کی بنیاد پر کارروائی متوقع ہے۔ دونوں برادریوں کے مقامی رہنماؤں اور رہائشیوں نے بھی امن و امان برقرار رکھنے اور تحمل کا مظاہرہ کرنے کی اپیل کی ہے، خاص طور پر بقرعید سے قبل بڑھتی فرقہ وارانہ کشیدگی پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔

ہاؤسنگ سوسائٹیوں میں قربانی پر پابندی کی تجویز کو چیلنج

ممبئی: ممبئی میں بقرعید کے موقع پر ہاؤسنگ سوسائٹیوں، چالوں اور رہائشی کمپلیکس میں قربانی پر مجوزہ پابندی کے خلاف ایک قانونی نمائندگی پیش کی گئی ہے۔ وکیل فیاض عالم شیخ نے ممبئی کی میئر کو قانونی نوٹس بھیج کر اس مجوزہ پابندی پر اعتراض درج کیا ہے اور خبردار کیا ہے کہ اگر فیصلہ واپس نہ لیا گیا تو معاملہ ہائی کورٹ تک لے جایا جا سکتا ہے۔ 26 مئی کو جاری قانونی نوٹس میں 24 مئی 2026 کی ایک شہری ہدایت کو چیلنج کیا گیا ہے، جس میں موقف اختیار کیا گیا ہے کہ ایک تسلیم شدہ مذہبی عمل پر مکمل اور بلاامتیاز پابندی آئین ہند کے آرٹیکل 14، 21 اور 25 کے منافی ہے۔ ان دفعات کے تحت شہریوں کو مساوات، زندگی کے حق اور مذہبی آزادی کی ضمانت دی گئی ہے۔ نوٹس میں کہا گیا ہے کہ بی ایم سی کے پاس پہلے ہی بقرعید کے انتظامات کے لیے ایک منظم اور ضابطہ بند نظام موجود ہے۔ اس نظام کے تحت مخصوص مقامات، وارڈ سطح کی نگرانی اور آن لائن اجازت کے طریقہ کار، بشمول مائی بی ایم سی پورٹل، کے ذریعے قربانی کے انتظامات کیے جاتے ہیں۔ قانونی نمائندگی میں مزید کہا گیا ہے کہ ماضی میں منظور شدہ مقامات اور ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے مخصوص مشترکہ علاقوں میں صفائی کے اصولوں، میونسپل لائسنسنگ اور نو آبجیکشن سرٹیفکیٹ (این او سی) کی شرائط پوری کرنے کے بعد قربانی کی اجازت دی جاتی رہی ہے۔ وکیل فیاض عالم شیخ نے موقف اختیار کیا کہ مکمل پابندی کے بجائے ضابطوں اور نگرانی کے ذریعے مذہبی آزادی اور شہری نظم و نسق کے درمیان توازن برقرار رکھا جانا چاہیے۔

بائیکلہ فائرنگ کیس کا ماسٹر مائنڈ مغربی بنگال سے گرفتار

ممبئی کرائم برانچ کی کارروائی میں سیف مستان عرف چوٹی کو ٹرانزٹ ریمانڈ پر ممبئی لایا گیا، سپاری کلنگ، سلیپر سیل اور غیر قانونی اسلحہ نیٹ ورک سے متعلق کئی اہم انکشافات ہونے کے امکانات

ممبئی: بھائیکلہ اور ڈاکیارڈ روڈ فائرنگ کیس میں ممبئی کرائم برانچ نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے مرکزی ملزم سیف مستان (چوٹی) کو مغربی بنگال سے گرفتار کر لیا۔ ملزم کو مقامی پولیس کی مدد سے حراست میں لیا گیا اور ٹرانزٹ ریمانڈ پر ممبئی لایا گیا۔ اطلاع کے مطابق 12 مئی کو ممبئی کے بائیکلہ اور ڈاکیارڈ روڈ کے علاقے میں اس وقت خوف و ہراس پھیل گیا جب موٹر سائیکل سوار حملہ آوروں نے سمیر نامی نوجوان پر اندھا دھند فائرنگ کی۔ اس حملے میں سمیر کے پیر میں گولی لگی اور وہ شدید زخمی ہوگیا، جس کا علاج جاری ہے۔

:ابتدائی پولیس کارروائی

واقعے کے فوراً بعد بھائیکلہ پولیس اور فارنزک ٹیم نے تحقیقات شروع کر دیں۔ کرائم برانچ یونٹ-3 نے تیزی دکھاتے ہوئے صرف 24 گھنٹوں کے اندر ماہم علاقے سے دو شوٹرز کو گرفتار کر لیا تھا۔ تاہم مرکزی ملزم واردات کے بعد ممبئی سے فرار ہوگیا تھا۔

ماسٹر مائنڈ کی گرفتاری

طویل تلاش کے بعد کرائم برانچ نے سیف مستان کو مغربی بنگال سے گرفتار کر لیا۔ یہ گرفتاری مقامی پولیس کے تعاون سے عمل میں آئی۔ بعد ازاں اسے ممبئی لا کر عدالت میں پیش کیا گیا جہاں سے اسے کرائم برانچ کی تحویل میں بھیج دیا گیا۔

سنسنی خیز انکشافات کا امکان

پولیس کے مطابق یہ حملہ اچانک نہیں تھا بلکہ ایک منصوبہ بند سپاری کلنگ (کانٹریکٹ کلنگ) کا حصہ تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ سیف مستان اور متاثرہ سمیر کے درمیان مالی تنازعہ کافی عرصے سے چل رہا تھا۔ اسی تنازعے کے باعث سیف نے سادق خان اور زیشان انور کو رکی اور قتل کی سازش میں شامل کیا تھا۔ پولیس کو توقع ہے کہ سیف مستان سے پوچھ گچھ کے دوران ممبئی میں سرگرم سلیپر سیل نیٹ ورک، منشیات اور سپاری کلنگ سنڈیکیٹ، غیر قانونی اسلحہ اسمگلنگ کے چینلز سے متعلق کئی اہم انکشافات سامنے آ سکتے ہیں۔ واضح ہو کہ ممبئی کرائم برانچ کی یہ کارروائی حالیہ عرصے کی اہم ترین کامیابیوں میں شمار کی جا رہی ہے، جو شہری جرائم کے نیٹ ورک تک پہنچنے میں ایک بڑی پیش رفت ثابت ہو سکتی ہے۔

پونے میں 14 دنوں کے لیے پابندیاں عائد

پولیس کی جانب سے تہواروں کے دوران ہجوم کو کنٹرول کرنے کے لیے احتیاطی تدابیر

پونے: مہاراشٹر کے پونے میں کرفیو لگانے کی خبریں گردش کر رہی ہیں۔ پونے انتظامیہ نے پورے شہر میں 26 مئی کی رات سے 14 دنوں کے لیے پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ اس دوران عوامی اجتماعات پر پابندی ہوگی۔ تاہم، پونے پولیس کمشنر امیتیش کمار نے واضح کیا کہ کوئی لاک ڈاؤن نہیں ہے اور یہ پابندیاں تہواروں کے دوران ہجوم کو کنٹرول کرنے کے لیے محض احتیاطی

تدابیر ہیں۔ پونے پولیس کے حکم کے مطابق جب تک یہ پابندیاں برقرار رہیں گی احتجاج، مارچ، میٹنگز اور اسی طرح کی عوامی سرگرمیوں کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ایک الگ حکم میں پونے میونسپل کارپوریشن نے میونسپل محکموں کے لیے ایندھن کی بچت کی متوازی مہم بھی شروع کی ہے۔ ایندھن کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور گاڑیوں کے بڑھتے ہوئے اخراجات میونسپل مالیات پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔ میونسپل آرڈر کے تحت، اگلے 14 دنوں کے لیے عوامی اجتماعات، احتجاج، مارچ، میٹنگ اور اسی طرح کی تقریبات اور سرگرمیوں پر پابندیاں عائد کی جائیں گی۔ پونے پولیس نے رات 10 بجے کے بعد چلنے والے غیر قانونی کھانے اور مشروبات کے خلاف کریک ڈاؤن کیا ہے۔ انہوں نے غیر مجاز ہاکروں، مقررہ اوقات کی خلاف ورزی کرنے والے دکانداروں اور فٹ پاتھوں پر یا مقررہ اوقات کے بعد کام کرنے والے سڑک کے کنارے کھانے پینے کے اسٹالوں کے خلاف کریک ڈاؤن تیز کر دیا ہے۔ انتظامیہ نے بتایا کہ مہم میں بنیادی طور پر رات 10 بجے کے بعد کام کرنے والی دکانوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ لوگ آزادانہ نقل و حرکت کر سکتے ہیں۔ یہ ہر پندرہ دن بعد جاری ہونے والے احکامات ہیں، جنہیں پولیس باقاعدگی سے جاری کرتی ہے۔ ان احکامات کا مقصد مجرموں کو گروہوں میں جمع ہونے اور معاشرے یا املاک کو نقصان پہنچانے سے روکنا ہے۔ پولیس سربراہ نے وضاحت کی کہ ایف سی روڈ، جے ایم روڈ، کاروے روڈ، کوتھروڈ، بنیر، کونڈھوا، کٹراج اور فرنگی جیسے علاقوں میں رات گئے کھانے پینے کی جگہیں بڑی بھیڑ کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ جرائم پیشہ افراد بھی ان علاقوں میں آتے رہتے ہیں۔ بہت سے لائسنس یافتہ اور بغیر لائسنس والے ہاکرز رات 10 بجے سے آگے کام کرتے ہوئے پائے گئے۔

اے پی ایم سی مارکیٹ میں سبزیوں کی قیمتوں میں زبردست اضافہ

نئی ممبئی: بڑھتے ہوئے درجہ حرارت، ڈیزل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور نقل و حمل کے زیادہ چارجز نے ممبئی کی ممبئی زرعی پیداوار مارکیٹ کمیٹی (اے پی ایم سی) مارکیٹ میں سبزیوں کی قیمتوں میں زبردست اضافہ کیا ہے، صارفین اب خوردہ بازاروں میں نمایاں طور پر زیادہ قیمت ادا کر رہے ہیں۔ تاجروں نے بتایا کہ اے پی ایم سی مارکیٹ میں تھوک سبزیوں کی قیمتوں میں گزشتہ چند ہفتوں کے دوران 15 سے 20 فیصد اضافہ ہوا ہے، جبکہ خوردہ قیمتوں میں تقریباً 30 سے 40 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافے نے پہلے ہی مہنگائی سے متاثر گھریلو بجٹ پر دباؤ بڑھا دیا ہے۔ اے پی ایم سی کے ایک تاجر نے کہا کہ امریکہ ایران تنازعہ کے دوران بین الاقوامی خام تیل کی قیمتوں میں اضافے کے بعد ایندھن کی قیمتوں میں اضافے نے براہ راست نقل و حمل کے شعبے کو متاثر کیا ہے۔

رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کو مراٹھی سکھانے کی کوشش، مہاراشٹر بھر میں 4500 اساتذہ کا تقرر کیا جائے گا

ممبئی میں منعقدہ رکشہ اور ٹیکسی یونینوں کی میٹنگ میں ٹرانسپورٹ وزیر پرتاپ سرنائک نے کیا اعلان

ممبئی: محکمہ ٹرانسپورٹ مہاراشٹر میں غیر مراٹھی رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں مراٹھی زبان بولنے، سمجھنے اور موثر طریقے سے استعمال کرنے کے قابل بنانے کے لیے مراٹھی سکھانے کی ایک بڑی مہم شروع کرے گا۔ ٹرانسپورٹ کے وزیر پرتاپ سرنائک نے اعلان کیا ہے کہ اس مہم کے حصہ کے طور پر ریاست بھر میں تقریباً 4500 اساتذہ کا تقرر کیا جائے گا۔ وزیر سرنائک نے ممبئی میں منعقدہ رکشہ اور ٹیکسی یونینوں کی میٹنگ میں اس اہم فیصلے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم میں ملازم غیر مراٹھی ڈرائیوروں کے لیے مراٹھی زبان کا علم ایک ضرورت بن گیا ہے۔ دوسری ریاستوں کے ڈرائیوروں کی ایک بڑی تعداد مہاراشٹر کے بڑے شہروں بشمول ممبئی، پونے، تھانے اور ناسک میں رکشہ اور ٹیکسی کے کاروبار میں ملازم ہیں۔ زبان کی رکاوٹیں اکثر مسافروں اور ڈرائیوروں کے درمیان رابطے میں

مشکلات پیدا کرتی ہیں۔ حکومت کا خیال ہے کہ مراٹھی سکھانے کی اس مہم سے اس مسئلہ کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔ اس اقدام کے تحت مقرر کردہ اساتذہ ڈرائیوروں کو بنیادی سے عملی مراٹھی میں تربیت دینے کے لیے مختلف شہروں میں رکشہ اور ٹیکسی اسٹینڈز، یونین دفاتر اور تربیتی مراکز کا دورہ کریں گے۔ روزمرہ کی بات چیت، گاہک کی بات چیت، ہدایات مانگنے، کرایہ سے متعلق رویے، اور حکومتی معلومات کو سمجھنے پر خصوصی زور دیا جائے گا۔

رکشہ اور ٹیکسی یونینوں سے تعاون کی اپیل

وزیر ٹرانسپورٹ پرتاپ سرنائک نے رکشہ اور ٹیکسی یونینوں سے اس مہم میں سرگرم حصہ لینے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ ڈرائیوروں کو تربیت حاصل کرنے کی ترغیب دینا، کلاسز کے لیے جگہ فراہم کرنا اور مہم کی کامیابی کو یقینی بنانے کے لیے اس کی حمایت ضروری ہے۔

مراٹھی زبان اور روزگار کو مربوط کرنا مقصد

ریاستی حکومت کا یہ اقدام صرف زبان کی تعلیم تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اسے مراٹھی زبان اور روزگار کے درمیان بہتر تال میل قائم کرنے کی کوشش کے طور پر بھی دیکھا جا رہا ہے۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ عوامی خدمت میں ڈرائیوروں کی طرف سے مقامی زبان کا علم مسافروں کے اعتماد میں اضافہ کرے گا اور خدمات کو مزید قابل رسائی بنائے گا۔

عمل درآمد کا عمل جلد شروع ہونے کی امید

اس مہم کو مرحلہ وار نافذ کیا جائے گا۔ محکمہ ٹرانسپورٹ نے کہا ہے کہ اساتذہ کی بھرتی، نصاب اور تربیتی پروگراموں سے متعلق تفصیلی رہنما خطوط جلد جاری کیے جائیں گے۔

اپرویترنا میں صرف 5 فیصد پانی کا ذخیرہ موجود

ممبئی: بڑھتے ہوئے درجہ حرارت اور بخارات کی وجہ سے، اپرویترنا ڈیم، جو ممبئی کو پانی فراہم کرنے والے سات ڈیموں میں سب سے زیادہ پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، اپنی تہہ تک پہنچ گیا ہے۔ اس ڈیم میں صرف پانچ فیصد پانی کا ذخیرہ رہ گیا ہے۔ ممبئی کو پانی فراہم کرنے والے تمام ڈیموں میں صرف 18 فیصد پانی کا ذخیرہ رہ گیا ہے۔ ممبئی کو سات ڈیموں یعنی مودک ساگر، تانسا، مدھیہ ویترنا، وہار، تلسی اور ریاستی حکومت کے اپرویترنا، بھاتسا سے پانی فراہم کیا جاتا ہے۔ ساتوں ڈیموں میں پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش 14 لاکھ 47 ہزار 363 ملین لیٹر ہے۔ جس سے روزانہ 3 ہزار 900 ملین لیٹر پانی فراہم کیا جاتا ہے۔ تاہم اس وقت ساتوں ڈیموں میں مجموعی طور پر 2 لاکھ 63 ہزار 337 ملین لیٹر یعنی 18 فیصد پانی ذخیرہ ہے۔ گزشتہ سال تمام ساتوں ڈیموں میں ایک ہی تاریخ کو 16 فیصد پانی کا ذخیرہ تھا جب کہ 2024 میں 10 فیصد پانی کا ذخیرہ موجود تھا۔ ان میں سے سب سے بڑے ڈیم اپرویترنا ڈیم میں پانی پانچ فیصد تک گر گیا ہے۔ پچھلے سال اسی عرصے کے دوران اس میں 12 فیصد پانی کا ذخیرہ موجود تھا۔ سات ڈیموں میں سے، اپرویترنا اور بھاتسا ڈیم دونوں ریاستی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہیں، جبکہ باقی پانچ ڈیم ممبئی میونسپل کارپوریشن کے دائرہ اختیار میں ہیں۔ ریاستی حکومت سے بالترتیب اپرویترنا اور بھاتسا ڈیموں میں 90 ہزار ملین لیٹر اور ایک لاکھ 47 ہزار 92 ملین لیٹر محفوظ پانی کے ذخیرہ کو استعمال کرنے کی اجازت ملی ہے۔ تاہم ذرائع نے بتایا کہ ساتوں ڈیموں میں پانی کا ذخیرہ دس فیصد یا اس سے زیادہ کم ہونے کے بعد ہی اس محفوظ پانی کا ذخیرہ استعمال کیا جائے گا۔

پیاز کی خرید قیمت کو 15 روپے تک بڑھانے کا اعلان

مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے ایندھن کی قلت کے درمیان پیاز کے کسانوں کی حمایت کی یقین دہانی کی

ممبئی: جیسا کہ مہاراشٹر کئی اضلاع میں ڈیزل کی بڑھتی ہوئی قلت سے دوچار ہے، مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے منگل کو پیاز کے کاشتکاروں کو یقین دلایا کہ ریاستی حکومت ان کے تحفظات کے تئیں حساس ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ پیاز کی خرید قیمت 15 روپے تک بڑھا دی گئی ہے اور کہا کہ اس مسئلے کا مستقل حل تلاش کرنے کے لیے مرکزی حکومت کے ساتھ بات چیت جاری ہے۔ میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے فڑنویس نے کہا کہ مہاراشٹر میں ڈیزل کی مانگ میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، جس کی وجہ سے پچھلے سال کے مقابلے میں سپلائی میں اضافے کے باوجود کچھ علاقوں میں قلت جیسی صورتحال پیدا ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں ڈیزل کی طلب میں مجموعی طور پر 52 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ چیف منسٹر کے مطابق اکیلے اکولا میں ڈیزل کی کھپت میں 154 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ سمبھاجی نگر، بیڈ، بھنڈارا، بلڈھانا، چندر پور، گونڈیا اور ہنگولی سمیت اضلاع سے بھی مانگ میں 70 فیصد سے زیادہ اضافے کی اطلاع ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان علاقوں میں سپلائی میں اضافہ کیا گیا ہے۔ فڑنویس نے یہ بھی اشارہ کیا کہ حکام تجارتی استعمال کے لیے ایندھن کے ذخیرہ اندوزی اور اس کے موڑ کے امکان کی جانچ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر سپلائی بڑھنے کے باوجود کمی کی بات ہو رہی ہے تو اس کے پیچھے وجوہات تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ پیاز کے بحران کے بارے میں بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاستی حکومت نے پیاز کی خریداری کی قیمت 3.50 روپے سے بڑھا کر 15 روپے کر دی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بڑے پیمانے پر خریداری شروع ہو چکی ہے اور مرکزی حکومت کے ساتھ بات چیت جاری ہے۔ فڑنویس نے بتایا کہ پیاز کے کسانوں کے لیے طویل مدتی اقدامات پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے 27 مئی کو مرکز کے ساتھ میٹنگ ہوگی۔

احتجاج پر اپوزیشن کی تنقید

ناسک میں احتجاج اور اپوزیشن لیڈروں کی تنقید کا جواب دیتے ہوئے، فڑنویس نے کہا کہ اپوزیشن جماعتوں سے احتجاج کی توقع تھی۔ تنقید کرنے والوں پر طنز کرتے ہوئے انہوں نے ریمارکس دیے کہ جن کی آنکھوں میں پیاز کاٹ کر بھی آنسو نہیں آتے وہ آنسو بہا رہے ہیں۔ انہوں نے ایم پی پر نیتی شدے کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ پہلی بار ممبران پارلیمنٹ کو عوامی مسائل کو حل کرتے ہوئے زیادہ پختگی کے ساتھ بات کرنی چاہیے۔

رہائشی کمپلیکس میں ڈلیوری ایجنٹ اور چوکیدار کے درمیان لڑائی

گیٹ میں داخلے کے تنازع پر پرتشدد تصادم، واقعہ سی سی ٹی وی میں قید، تحقیقات جاری

ممبئی: اندھیری ویسٹ میں سوامی سمرتھ نگر کمپلیکس میں واقع ورسوا ہائٹس کی عمارت میں مبینہ طور پر گیٹ میں داخلے کے تنازع پر پرتشدد تصادم ہوا جس میں ایمیزون ڈلیوری ایگزیکٹو اور ایک چوکیدار شامل تھے۔ 25 مئی کو رات 8.30 بجے کے قریب پیش آنے والا یہ واقعہ سی سی ٹی وی میں قید ہوگیا اور اب سوشل میڈیا پر وائرل ہوگیا ہے۔ سی سی ٹی وی فوٹیج میں ڈلیوری ایگزیکٹو کو جارحانہ انداز میں سوسائٹی کے گیٹ میں داخل ہوتے اور چوکیدار پر حملہ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ جھگڑے کے دوران چوکیدار نے بھی جوابی وار کیا۔ ایک موقع پر، ڈلیوری ایگزیکٹو نے بھی ایک چیز اٹھائی اور اسے چوکیدار کی طرف پھینک دیا، جو بری طرح زخمی ہونے سے بچ گیا۔ چند منٹ بعد، ڈلیوری ایگزیکٹو مبینہ طور پر ایک چھڑی اور دوسرے شخص کے ساتھ واپس آیا۔ سوسائٹی کے مکین بھی باہر نکل آئے اور تشدد کو روکنے کی کوشش کی لیکن

حالات بدستور بگڑتے رہے۔ تاہم، سوسائٹی کے گیٹ سے پرامن طور پر نکلنے کے بجائے، وہ رہائشیوں کے ساتھ بھی لڑائی میں مصروف ہو جاتا ہے۔ تنازعہ کے پیچھے اصل وجہ ابھی تک واضح نہیں ہے۔ ابھی تک، اس واقعے کے سلسلے میں کسی بھی پولیس شکایت درج ہونے کی کوئی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ وائرل ویڈیو نے سوشل میڈیا پر شدید ردعمل کا اظہار کیا۔ جب کہ کچھ صارفین نے ڈلیوری ایگزیکٹو کو اس کے پرتشدد رویے پر تنقید کا نشانہ بنایا، دوسروں نے دعویٰ کیا کہ سوسائٹی کے چوکیدار اکثر ڈلیوری ورکرز اور رہائشیوں کے ساتھ بدتمیزی کرتے ہیں۔

تھانے: شادی شدہ خاتون کا والدین کے گھر میں قتل

تھانے: مہاراشٹر کے ضلع تھانے کے شہر کلیان میں 25 سالہ شادی شدہ خاتون اپنے والدین کے گھر میں مردہ پائی گئی، جس کے بعد پولیس نے مقتولہ کے والد کی تلاش شروع کر دی ہے۔ پولیس کے مطابق واقعے کے محرکات تاحال واضح نہیں ہو سکے ہیں۔ پولیس نے مشتبہ شخص کی شناخت ڈوڈوا سائیکر کے طور پر کی ہے، جو مقتولہ کے والد بتائے جا رہے ہیں اور واقعے کے بعد سے لاپتہ ہیں۔ مقتولہ کی شناخت گایتری شندے کے طور پر ہوئی ہے، جن کی شادی نومبر 2025 میں بھیونڈی تعلقہ کے رہائشی اکشے شندے سے ہوئی تھی۔ حال ہی میں وہ کلیان کے علاقے پاریکر واڑا میں واقع رچنا راکل بلڈنگ میں اپنے والدین کے گھر آئی تھیں۔ پولیس کے مطابق واقعے سے قبل خاندان میں کسی قسم کے اختلاف یا گھریلو کشیدگی کے آثار سامنے نہیں آئے تھے۔ اہل خانہ نے بتایا کہ اتوار کو سب افراد ایک ساتھ فلم دیکھنے گئے تھے اور بعد ازاں قریبی کالا تالاب علاقے کی سیر بھی کی تھی۔ یہ افسوسناک واقعہ پیر کی رات اس وقت سامنے آیا جب مقتولہ کی والدہ اپنی نجی ملازمت سے گھر واپس پہنچیں۔ بازار پیٹھ پولیس اسٹیشن کے ایک افسر کے مطابق گھر کا مرکزی دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اندر داخل ہونے پر والدہ نے گایتری کو فرش پر خون میں لت پت حالت میں پڑا دیکھا، جس کے بعد انہوں نے فوری طور پر اپنے بیٹے اور پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے جبکہ مشتبہ والد کی تلاش جاری ہے۔ واقعے کے اصل محرکات جاننے کے لیے مختلف پہلوؤں سے تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ اہلکار نے بتایا کہ عمارت کی سی سی ٹی وی فوٹیج نے واسائیکر کو پکڑا، جو ایک پرائیویٹ فرم کے لیے کام کرتا ہے، پیر کی صبح غیر متوقع طور پر گھر لوٹ رہا تھا۔ بعد میں اسے شام 4 بجے کے قریب عجلت میں عمارت کے احاطے سے نکلتے ہوئے دیکھا گیا۔ سینئر پولیس انسپکٹر سریش سنگھ گوڑ نے بتایا کہ مقتولہ کے شوہر کی شکایت پر قتل کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ جرم کے پیچھے محرکات ابھی تک واضح نہیں ہیں کیونکہ خاندان کا دعویٰ ہے کہ فوری طور پر کوئی اشتعال انگیزی یا تنازعہ نہیں تھا۔ پولیس افسر نے بتایا کہ ہم تمام زاویوں، بشمول ممکنہ خاندانی تنازعات یا مشتبہ شخص کی ذہنی تشخیص سے تفتیش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ واسائیکر کو پکڑنے کے لیے تین ٹیمیں پورے خطے کے مختلف مقامات پر روانہ کی گئی ہیں۔

بی ایم سی 27 فلائی اوور سمیت 41 ڈھانچوں کی دیکھ بھال کیلئے تیار

ممبئی: برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن 41 ڈھانچے کو اپنے قبضے میں لینے کے لیے تیار ہے جس میں 27 فلائی اوور، چار فٹ اوور برج، چار پیدل چلنے والے انڈر پاس، چار ٹریفک جنکشن، ایک ریلوے اوور برج اور مہاراشٹر اسٹیٹ روڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن (ایم ایس آر ڈی سی) سے ایک گاڑی والا انڈر پاس شامل ہے، جس نے اصل میں ان ڈھانچے کو بنایا تھا اور اب دہائیوں سے ان کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔ بی ایم سی کی طرف سے ان کو سنبھالنے کے پیچھے وجہ ممبئی کی سڑکوں اور فلائی اووروں کے بکھرے احتساب کے طویل عرصے سے چل رہے مسئلے کو ختم کرنا ہے۔ پچھلے سال، ممبئی کے ساتنا کروز میں وکولا فلائی اوور پر گڑھے پڑنے کے بعد بڑے پیمانے پر عوامی غم و غصہ پیدا ہوا تھا، جس سے ٹریفک میں خلل پڑا تھا۔ بی ایم سی نے ایم ایس آر ڈی سی پر یہ کہتے ہوئے رقم پاس کی کہ فلائی اوور اصل میں ان کے ذریعہ بنایا گیا تھا اور اس کی دیکھ بھال کی گئی تھی اور شہری ادارہ اس پر کوئی جوابدہ نہیں ہے۔ اس سے عوام میں غم و غصہ پیدا ہوا، جس کے بعد بی ایم سی نے فلائی اوور کی مرمت کے لیے قدم اٹھایا۔ دریں اثنا، شہری

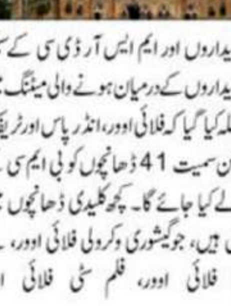

عہدیداروں اور ایم ایس آر ڈی سی کے سینئر عہدیداروں کے درمیان ہونے والی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ فلائی اوور، انڈر پاس اور ٹریفک جنکشن سمیت 41 ڈھانچوں کو بی ایم سی کے حوالے کیا جائے گا۔ کچھ کلیدی ڈھانچوں میں شامل ہیں، جوگیشوری وکرولی فلائی اوور، جے جے فلائی اوور، فلم سٹی فلائی اوور (گورے گاؤں) اور سائن فلائی اوور شامل ہیں۔ دونوں ایجنسیوں کے درمیان گزشتہ ماہ ہونے والی میٹنگ کے منٹس میں بتایا گیا ہے کہ تقریباً تمام ڈھانچے خستہ حالت میں ہیں اور ان کی سڑکوں کی فوری مرمت کی ضرورت ہے۔ فی الحال، ان فلائی اوورز کی دیکھ بھال کا ٹھیکہ ایک پرائیویٹ ایجنسی کو جاری کیا گیا ہے جو 2029 تک کانٹریکٹ کے تحت ہے۔ تاہم بی ایم سی کے حکام نے کہا کہ چونکہ ایک ایجنسی پہلے سے ہی مقرر ہے، اس لیے ان سڑکوں کی دیکھ بھال کا خرچ ایم ایس آر ڈی سی 2029 تک برداشت کرے گا۔

ممبئی کے مسافروں کے لیے اچھی خبر؛ ہاربر لائن کی توسیع کے لیے راستہ صاف

ممبئی: باندرہ ایسٹ کے غریب نگر علاقے میں تجاوزات ہٹانے کے بعد ویسٹرن ریلوے اب ہاربر لائن کی توسیع پر توجہ دے رہا ہے۔ بامبے ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق، گورگاؤں اور ملاڈ کے درمیان 60 غیر مجاز جھونپڑیوں کو مسمار کرنے کی کارروائی کی گئی ہے۔ اس سے 1500 مربع میٹر زمین ریلوے کے ہاتھ میں واپس آ گئی ہے، جس سے ہاربر لائن کی توسیع کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔ ہاربر لائن کو گورگاؤں تک توسیع دینے کی تجویز کئی سالوں سے تعطل کا شکار ہے۔ ریلوے کی اراضی پر تجاوزات کے باعث منصوبے کے لیے مطلوبہ جگہ دستیاب نہیں تھی۔

منی لانڈرنگ کیس: اشوک کھرات 14 دن کی عدالتی تحویل میں روانہ

ممبئی: ممبئی کی خصوصی پی ایم ایل اے (پی ایم ایل اے) عدالت نے منگل کے روز خود ساختہ بابا اشوک کھرات کو منی لانڈرنگ کیس میں 14 دن کی عدالتی تحویل میں بھیج دیا۔ اشوک کھرات، جو پہلے ہی ریپ اور دھوکہ دہی جیسے سنگین مقدمات کا سامنا کر رہے ہیں، کو گزشتہ ہفتے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے پریوینشن آف منی لانڈرنگ ایکٹ کی دفعات کے تحت گرفتار کیا تھا۔ منگل کو ریمانڈ ختم ہونے کے بعد انہیں خصوصی عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں ای ڈی نے عدالت کو بتایا کہ فی الحال اشوک کھرات کی مزید حراست کی ضرورت نہیں ہے، تاہم اگر آئندہ ضرورت پیش آئی تو دوبارہ تحویل کی درخواست کی جا سکتی ہے۔ عدالت نے دلائل سننے کے بعد ملزم کو 14 روزہ عدالتی تحویل میں بھیجنے کا حکم دیا۔ ای ڈی کے مطابق، اشوک کھرات اس کیس میں زیر تفتیش 47 کروڑ روپے سے زائد کی مبینہ منی لانڈرنگ کے اصل ماسٹر مائنڈ اور سب سے بڑے فائدہ اٹھانے والے تھے۔ واضح رہے کہ ای ڈی نے 6 اپریل کو ناسک پولیس کی ایف آئی آر کی بنیاد پر اشوک کھرات کے خلاف منی لانڈرنگ کیس درج کیا تھا۔ ایف آئی آر میں ان پر بھتہ خوری، مذہبی اثر و رسوخ کے ذریعے استحصال، اور متعدد خواتین کو نشہ آور اشیا کے ذریعے نشانہ بنانے جیسے سنگین الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ پولیس اور ای ڈی کی جانب سے معاملے کی مزید تحقیقات جاری ہیں۔ مالیاتی جرائم کی تحقیقاتی ایجنسی نے کھرات پر بے نامی بینک اکاؤنٹس کے ویب کے ذریعے بڑے پیمانے پر بھتہ خوری اور منی لانڈرنگ کرنے کا الزام لگایا ہے۔ بے نامی بینک اکاؤنٹس وہ ہوتے ہیں جو ایک شخص کے نام پر ہوتے ہیں، جب کہ رقم فراہم کی جاتی ہے یا قانونی طور پر کسی دوسرے فرد کی ملکیت ہوتی ہے۔ ای ڈی نے پایا کہ کھرات نے اپنے عقیدت مندوں کے دستاویزات کا استعمال کرتے ہوئے ان کی رضامندی کے بغیر چپکے سے سمتا نگری کو آپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی میں 60 الگ الگ بینک اکاؤنٹس کھولے۔

دیدارحرم کی خاطر بے تاب آنکھیں

محمد شاہنواز

موسم حج کی رونقیں انتہائی دلفریب اور پرکشش ہوتی ہیں، جسے ایک بار حج کی سعادت نصیب ہوجائے اسے بار بار یہ سعادت ملنے کی تمنا رہتی ہے۔ حرمین شریفین اور مقامات مقدسہ کی زیارتیں انسانی دلوں کی دنیا میں ایمانی ہلچل پیدا کردیتی ہیں۔ جن کے اثرات انسانی اعضاء وجوارح سے نظر آتے ہیں۔ اس لئے کہ حرمین شریفین کی زیارت نصیب ہونے سے قبل ان دیدہ زیب مناظر کو کتاب کے اوراق میں محسوس کیا تھا لیکن اب اپنی حقیقی نگاہوں سے یہاں ایک ایک چیز کا بغور مشاہدہ ہو رہا ہے، اپنے مطالعہ کو حقیقت کا جامہ پہنارہا ہے۔ اپنے تخیلات کو حقائق میں بدل رہا ہے اس لئے کہ پوری تاریخ اسلامی، سیرت کے مضامین کا محور و مرکز یہ دونوں شہر ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے لیکر رسالت ونبوت کی تمام باتیں انہی شہروں کے چپے چپے اور گلی کوچے سے جڑی ہوئی ہیں۔ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قاری دوران مطالعہ حد درجہ انہماک وتوجہ سے داستان اسلام کے ایک ایک منظر کو پردہ سیمی پر نظر آنے والا منظر کی طرح محسوس کرتا ہے۔ یہ منظر اس قدر صاف وشفاف ہے کہ ذرہ برابر بھی دھندلا پن نظر نہیں آتا۔ اس طرح واقعہ کی ایک کڑی دوسری کڑی سے باہم متصل ہونے کے سبب ذوق مطالعہ مزید پروان چڑھنے لگتا ہے جہاں پہنچ کر اسے دنیا کے تمام مناظر بے رنگ اور پھیکے نظر آتے ہیں۔

بلاد حرم میں قدم رنجہ ہوتے ہی خانہ کعبہ کی عظمت اور ذات باری تعالی کے جلال وجبروت کا شدت سے احساس ہونے لگتا ہے، ہر اٹھنے والا قدم بے تابی کے ساتھ دیدار بیت اللہ کے لئے لرزہ بر اندام ہے۔ ایک طرف کعبہ کی پرنور فضا دیکھنے کی تڑپ ہے تو دوسری طرف اس کی حرمت وتقدس کا پاس و لحاظ ہے۔ قلب و ذہن میں ایک ہنگامہ سا بپا ہے، قرآن مقدس کی آیتیں جن میں کعبۃ اللہ کی شان وتکریم کا بیان ہے لبوں سے جاری ہونے لگتی ہیں، اس کے معانی ومطالب کی ترسیل ہونے لگتی ہیں۔ ایمان کا پارا حد درجہ بلند ہونے لگتا ہے۔ جس میں قرآن کریم آیتیں مہمیز کا کام کرتی ہیں۔ اس لئے کہ قرآن کریم اللہ تعالی کی زبان ہے، جس کے بارے میں ذرہ برابر شک و شبہ نہیں ہے اور جب قرآن مقدس کہتا ہے کہ دنیا کا سب سے پہلا گھر جسے لوگوں کی منفعت کے لئے تعمیر کیا گیا ہے وہ مکہ میں ہے جو انتہائی بابرکت اور ہدایت سے معمور ہے۔ اس مبارک سفر کے مسافر کو سیدنا ابراہیم واسماعیل علیہم السلام کی باتیں قران کریم کی روشنی میں یاد آنے لگتی ہیں۔ ایک طرف حضرت ابراہیم کی پیرانہ سالی میں اللہ سے نیک صالح اولاد کی دعاومناجات کا تذکرہ چھڑا ہوا ہے تو دوسری طرف لق و دق صحراء و بے آب گیاہ وادی میں حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے ساتھ ننھے اسماعیل علیہ السلام کی بامشقت ہجرت کی یادیں تازہ ہورہی ہیں۔

تقریر وتحریر کی باتیں اس قدر اثر انگیز نہیں ہوتیں جس قدر ان مقامات کی زیارت سے واقعات کی سچائیاں دل میں جگہ بناتی ہیں۔ آج سے ساڑھے چودہ سو سال قبل کے مناظر کتنے حیران کن ہوں گے۔ جہاں جدید اسباب ووسائل نام کی کوئی چیز نہیں تھی، آسائش اور آسودہ حالی کا فقدان تھا۔ پہاڑوں کے بیچ پتھریلی اور ریتیلی زمین میں رہن سہن بہت ہی دشوار گزار تھا۔ سورج کی تپش اس قدر تیز کہ زیادہ دیر تک دھوپ کی شدت کو برداشت نہیں کر سکتے، زمین کی سطح اس قدر گرم کہ ننگے پیر دس قدم چل نہیں سکتے، دور دور تک نہ ہریالی تھی اور نہ پانی کا نظم تھا، چاروں طرف آسمان سے باتیں کرنے والے پہاڑ سینہ تان کر کھڑے تھے۔ کھجور کی پتیوں کا آشیانہ تھا، اونٹوں کے کجاوے پر تجارت کی منڈی تھی، یہی اونٹ سیر و سیاحت کے عظیم ترین سواری تھے۔ زراعت و کاشت کاری اور صنعت وحرفت سے عاری شہر میں انسانی زندگی مشکلات کا سامنا کررہی تھیں۔ آج جبکہ یہ خطہ ترقی کے میدان میں کافی حد تک سبقت کر چکا ہے، جدید اسباب ووسائل کی ریل پیل ہے۔ لیکن آب وہوا آج بھی بدستور قائم ہے۔ دھوپ کی شدت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوا ہے، چاروں طرف پہاڑوں کی موجودگی سے دھوپ کی شدت و حدت میں مزید تپش وجلن کا احساس پایا جاتا ہے، کسی انسان کے بس میں نہیں ہے کہ کھلی جگہ میں آٹھ دس قدم ننگے پاؤں چل کر دکھادے۔ یہیں سے اس بات کا احساس بھی ہوا کہ اسلام کے دور آغاز میں غلاموں کے قبول اسلام پر ان کے مالک گرم گرم پتھروں پر لیٹا کر انہیں سزائیں دیتے تھے، ٹھیک دوپہر کے وقت تپتی ہوئی ریتیلی زمین پر لٹا کر سینوں میں وزنی پتھر رکھ کر انہیں گھسیٹ تے تھے۔ پھر یہ بھی خیال آیا کہ ان کا جسم بھی ہماری طرح چمڑے اور گوشت و پوست کا تھا، انہیں بھی شدید تکلیف ہوتی تھی، ان کے جسم سے چمڑے پگھل جاتے تھے، بدن زخمی ہوجاتا تھا لیکن ان کے دلوں میں موجود چٹان جیسا ایمان کی صلابت کے سامنے کفار مکہ کی اذیتیں ہیچ ثابت ہوگئی تھیں، ان کے فولادی ایمانی طاقت وقوت کے سامنے عرب کے عظیم قامت پہاڑوں کو ترس آیا تھا، سورج کی تپش سے گرم پتھروں پر پگھلتے ہوئے جسم پر سورج کی آنکھیں نم ہوگئی تھیں، ریت کے گرم ذرات بھی غمزدہ تھے، لیکن ایمان کے دشمن کفار مکہ انتہائی سنگ دل تھے انہیں ذرہ برابر بھی فرق نہیں پڑا، بلکہ کمزور صحابہ کے جسموں کو ظلم وستم کا تختۂ مشق بناتے ہوئے انہیں لذت و لطف کا سامان فراہم ہوتا تھا۔

رفتہ رفتہ منزل قریب ہوتی گئی، بیت اللہ کی دوریاں کم ہوتی گئیں، زباں سے تلبیہ کی آواز بلند ہونے لگی، ساری دنیا سے کٹ کر بس ایک ہی دھن ہے، ایک ہی فکر ہے کہ کعبۃ اللہ پر پہلی نگاہ پڑتے ہی سعادت مندی کا شرف ملے گا، جس کعبہ کی زیارت کی برسوں سے امیدیں تھیں وہ حقیقت میں بدل جائیں گی، دل کو فرحت وخوشی کا سامان میسر ہوگا اور کعبہ پر گہری نظریں جماتے ہوئے مالک حقیقی سے دعا ومناجات کا سلسلہ شروع ہوگا۔ یقیناً جب یہ کعبہ کا نورانی منظر نگاہوں کے سامنے ہو اور عازمین کی ایک بڑی تعداد ننگے سر ننگے پاؤں دیوانہ وار کعبہ کے چاروں طرف طواف کرتے نظر آئیں تو یہاں دل کی کیفیت بدل جاتی ہے، کچھ دیر کے لئے یقین نہیں ہوتا کہ واقعی یہ منظر حقیقت پر مبنی ہے یا پھر کوئی خواب ہے؟ لیکن جب اپنے وجود کو کعبہ کے پاس محسوس کرنے لگا تو یقین ہوا کہ یہ حقیقت ہے کوئی خواب وخیال نہیں ہے، پھر کیا تھا مارے خوشی کے آنکھیں اشک بار ہوگئیں اور کعبہ کی ہیبت و جبروت کے سامنے جسم میں لرزاہٹ تاری ہوگئی، کچھ دیر کے لئے ایک ہی جگہ کھڑے ہوکر دیدار کعبہ کا شرف حاصل کرتا رہا اور ٹک ٹکی باندھے نگاہوں سے جی بھر کر کعبہ کی زیارت میں کھو گیا۔ وہ ساری دعائیں جو بروقت یاد آتی گئیں مانگتا رہا اور اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہاتا رہا۔

اگر عازمین حج پہلے ہی سے سیرت کی کتابوں میں حرمین شریفین کی ایک ایک چیزوں کو اپنے قلب ونظر میں بسالیا ہے تو پھر انہیں یہاں کوئی چیز نئی معلوم نہیں ہوتی، بلکہ اپنی معلومات پر حقیقت کا مہر لگنا شروع ہوجاتا ہے۔ اب تک جو چیزیں معنوی طور پر محسوس کی جاتی تھیں اب وہ حسی طور پر نظر آنے لگتی ہیں۔ دیدار حرم کا مسافر کبھی اپنی نظروں کو کعبہ کی ساخت و بناوٹ پر جماتا ہے، کبھی رکن یمانی کی زیارت کرتا ہے تو کبھی میزاب رحمت، ملتزم، حجر اسود اور غلاف کعبہ کو بہ نظر غائر دیکھتا ہے، بار بار زیارت کرتا ہے پھر بھی زیارت کی خواہش ماند نہیں پڑتی ہے، ان چیزوں کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی سے اپنے قلبی لگاؤ اور تعلق کو مضبوط بھی کرتا جاتا ہے، اس لئے کہ یہاں ہر ایک چیز بدیہی صورت میں نظر آتی ہے، ہر ایک شئی کی فضیلت اسے پہلے سے معلوم ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اپنے طواف کے دوران انہیں دنیا جہان کی کوئی بات یاد نہیں آتی بلکہ خالق حقیقی سے اپنے تعلق کو استوار کرتے ہوئے صرف تسبیح وتحمید اور تہلیل میں اپنی زبان کو مشغول منہمک رکھتا ہے۔ چلتے چلتے جب مقام ابراہیم کے قریب پہنچتا ہے تو آنکھیں مزید اشک بار ہوجاتی ہیں، پھر وہ قرآن کریم کی آیتوں کے معنی و مطلب میں کھو جاتا ہے کہ مقام ابراہیم تو ایک واضح نشانی ہے، اس کے سامنے نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یقیناً اتنی بڑی نشانی کو جب وہ قریب سے دیکھتا ہے تو پاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشانات واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ یہاں کچھ دیر کے لئے رک کر یاد الہی میں پوری طرح ڈوب جاتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اسے بہت بڑی سعادت ونیک بختی کا تمغہ ہاتھ لگ چکا ہو۔

اب یہاں سے اس کا رخ مسعیٰ یعنی صفا ومروہ کی جانب ہے، جس کے بارے میں قرآن کریم میں ارشاد ربانی موجود ہے" بلاشبہ صفا ومروہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہیں" یہاں پہنچنے کے بعد ننھے اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی تاریخ ساز ادائیں یاد آنے لگتی ہیں۔ جہاں محض اللہ تعالی کی رضا کی خاطر ان دونوں پہاڑیوں کے مابین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اہل و عیال کو چھوڑا تھا، جہاں آب و دانہ نام کی کوئی چیز نہیں تھی، جب ننھے اسماعیل کا حلق پیاس کی شدت سے خشک ہورہا تھا اس وقت ماں کی ممتا بہت زیادہ بے چین ہوتی تھی اور اسی تڑپ و بے چینی کے عالم میں صفا ومروہ کے مابین پانی کی تلاش وجستجو میں چکر لگا رہی تھی، اس طرح آپ نے تقریباً سات چکر لگایا، یہ ادائیں اللہ تعالی کو اتنی پسند آئیں کہ رہتی دنیا کے لئے ان اداؤں کو یادگار بنادیا اور بدلے میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لئے زمزم کا چشمہ جاری کرا دیا۔ جسے بابرکت پانی قرار دیا گیا، جس کے پینے میں آسودگی و سیرابی دونوں ہیں۔ دوران طواف وسعی صرف اسی پانی پر اکتفاء کیا جائے تو کافی ہے۔ یہی وہ پانی ہے جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ بابرکت پانی ہے۔

جب حج کے دن شروع ہوتے ہی آٹھویں ذی الحجہ کو حاجیوں کا قافلہ منی کی طرف روانہ ہوتا ہے تو یہ منظر بھی انتہائی دلفریب ہوتا ہے، انہیں نہ تو دھوپ کی پرواہ ہے نہ ہی راستے کی صعوبتوں کی فکر، بس ایک ہی دھن میں اللہ کا ذکر کرتے کرتے سنت براہیمی کی یاد تازہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ وادی منی جہاں دور دور تک صرف خیمے ہی نظر آتے ہیں، جن خیموں میں اللہ کے مہمان پناہ گزیں ہوکر حج کی ادائیگی کرتے ہیں، اس وادی سے سنت براہیمی کی یادیں خوب خوب وابستہ ہیں۔ یہاں سے نویں ذی الحجہ کی صبح میدان عرفات کے لئے روانگی، یہی وہ میدان ہے جہاں مسجد نمرہ میں ظہر وعصر کی جمع تقدیم کی جاتی ہیں، اور غروب کے وقت مزدلفہ کے لئے روانگی، پھر یہاں مغرب وعشاء کی جمع تاخیر کرنے کے بعد آرام سے شب باشی پھر فجر کی نماز ادا کروا پس منی کی طرف روانگی، اس کے بعد بڑے شیطان کو کنکری مار کر قربانی کا عمل انجام دیا جاتا ہے پھر حلق یا قصر کرتے ہوئے طواف زیارت کے لئے روانگی ہوتی ہے۔ مسلسل گیارہ، بارہ ذوالحجہ کی راتوں میں وادی منی میں قیام اور دن میں تینوں جمرات کو رمی کرتے ہوئے حج کے ارکان مکمل کئے جاتے ہیں۔

ان مقامات میں ایک ایک عمل کی ادائیگی کے وقت قلبی سکون فراہم ہوتا ہے، سخت گرمی کے باوجود مسجد نمرہ کا قصد کرنا اپنے آپ میں ایک جوکھم بھرا عمل ہے، لیکن شوق محبت کچھ ایسی چیز ہے جس کے سامنے دھوپ کی تمازت ذرہ برابر رخنہ نہیں ڈال پاتی ہے۔ ان نگاہوں نے دیکھا کہ کتنے عازمین دھوپ کی شدت برداشت نہ کرنے کی وجہ سے جاں بحق ہوگئے اور ابدی سعادت کا پروانہ حاصل کر لئے۔ اسی طرح جب ایک حاجی شیطان کو کنکر مارنے کا قصد کرتا ہے تو اس وقت اس کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ملعون شیطان کے مابین ہوئی باتیں یاد آتی ہیں جس کے سبب مارے تیش کے شیطان کو زور سے کنکریاں مارتا ہے۔ ایک ایک کنکر مارنے میں یہ بات ذہن نشیں ہوتی ہے کہ یہی وہ مردود ہے جس نے باپ بیٹے کو اپنے امتحان میں کامیاب ہونے سے روکنے کی کوششیں کی تھی۔ وہیں دوسری طرف عظیم باپ بیٹے کی عظیم قربانی سے متعلق قرآن کریم میں موجود آیتیں زباں سے جاری ہونے لگتی ہیں، جس میں ایک باپ اپنے لخت جگر سے کہتے ہیں کہ" بیٹا میں نے خواب میں تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھا ہے، بتاؤ تمہاری کیا رای ہے؟" اس عظیم باپ کے سوال پر عظیم بیٹا کا جواب بھی کتنا نرالہ ہے کہ" اے ابوجان آپ کو جو حکم ہے کر گذریئے، یقیناً آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے"۔ بس یہی ادائیں اللہ تعالی کو بے حد پسند آئیں اور اس نے حضرت ابراہیم کو آواز دی کہ اے ابراہیم تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔ سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی۔۔۔

ابراہیم علیہ السلام کی کہانی، قرآن کی زبانی

فہیم اختر۔ لندن

قرآن میں ابراہیم علیہ اسلام کے حوالے سے 73 باران کاذکر آیا ہے اور درجنوں قصے بیان کئے گئے ہیں۔ قرآن کریم نے ابراہیم علیہ السلام کی حکمت، بہادری، اللہ سے محبت اور انسانی ترقی کی لگن کے بارے میں ان کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کی زندگی اور جذبہ قربانی اللہ سے محبت کا سب سے عمدہ مثال پیش کرتی ہے۔ جس میں انہوں نے ایک خدا کو ماننے کی بات کہی تھی اور بت پرستی کو مسترد کیا تھا۔ ان باتوں کے علاوہ ابراہیم علیہ السلام کو اپنے پیارے بیٹے کی جان اللہ کی راہ میں قربان کرنے کی ہدایت بھی ایک بہترین مثال ہے۔

ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش آج سے 4000 سال قبل آج کے ملک عراق میں ہوئی تھی۔ اس سے قبل اس علاقے کا نام چالڈین سلطنت کے نام سے جانا جاتا تھا۔ جہاں اُور کے مقام پر ان کی پرورش ہوئی تھی جو کہ آج کل عراق کا شہر موصل کہلاتا ہے۔ اس شہر کے لوگ ان دنوں سورج، چاند اور ستاروں کی عبادت کرتے تھے اور وہ اس بات پر یقین کرتے تھے کہ انسانی منزل پر مرحومین کے جسم کا اچھا خاصا اثر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ لوگ لکڑی، پتھر اور کسی بھی دھات کے بنے ہوئے مورتی کی بھی عبادت کرتے تھے۔ یہ ساری چیزیں لوگوں کے گھروں میں خدا کا درجہ رکھتے تھے اور لوگ ان چیزوں کی روزانہ عبادت کرتے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ ان کے خاندان اور شہر میں اچھی صحت اور قسمت کو سنوارنے کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔

ابراہیم علیہ السلام کے توحید کے پیغام کو ان کے گھر والوں نے مسترد کردیا تھا۔ اس کے باوجود انہوں نے خاندان والوں کا خیال نہ چھوڑا اور نہ ہی ان کی عزت میں کوئی کمی آنے دی۔ جوانی کے دنوں سے ابراہیم علیہ السلام نے ایک خدا کا تصور برقرار رکھا تھا اور ہمیشہ بت پرستی کو مسترد کیا تھا۔ دراصل قرآن کریم اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ کس طرح ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد، خاندان والوں اور اپنے ارد گرد لوگوں کو چیلنج کیا تھا اور یہی نہیں انہوں نے نمرود بادشاہ سے بھی بت پرستی پر بحث کی تھی۔ اس حوالے سے قرآن کے سورۃ البقرۃ :258 آیت میں اللہ نے فرمایا کہ (اے حبیب!) کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو اس وجہ سے کہ اللہ نے اسے سلطنت دی تھی ابراہیم (علیہ السلام) سے (خود) اپنے رب (ہی) کے بارے میں جھگڑا کرنے لگا۔ جب ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: میرا رب وہ ہے جو زندہ (بھی) کرتا ہے اور مارتا (بھی) ہے۔ تو (جواباً) کہنے لگا: میں (بھی) زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: بیشک اللہ سورج کو مشرق کی طرف سے نکالتا ہے تو اسے مغرب کی طرف سے نکال لا! سو وہ کافر دہشت زدہ ہوگیا۔ اور اللہ ظالم قوم کو حق کی راہ نہیں دکھاتا۔

بت پرستوں کو ابراہیم (علیہ السلام) کے ایک خدا کا پیغام کافی ناگوار گزرنے لگا اور انہوں نے سزا کے طور پر انہیں زندہ جلانے کا ارادہ کیا۔ قرآن کریم کے سورۃ البقرۃ: 68-66 آیات میں اس بات کا ذکر اس طرح ہے کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا: پھر کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ان (مورتیوں) کو پوجتے ہو جو نہ تمہیں کچھ نفع دے سکتی ہیں اور نہ تمہیں نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ تف ہے تم پر (بھی) اور ان (بتوں) پر (بھی) جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، تو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ وہ بولے: اس کو جلا دو اور اپنے (تباہ حال) معبودوں کی مدد کرو اگر تم (کچھ) کرنے والے ہو۔ ہم نے فرمایا: اے آگ! تو ابراہیم (علیہ السلام) پر ٹھنڈی اور سراپا سلامتی ہو جا۔ تاہم اس کے باوجود بت پرستوں کا عقیدہ اپنی جگہ اڑا رہا اور آخر کار ابراہیم علیہ السلام عاجز آ کر اور سے اپنی بیوی، کچھ حمایتی اور اپنے ایک وفادار بھتیجے کے ہمراہ شام، مصر ہوتے ہوئے مکہ پہونچے۔ یہاں بھی ان کا ایک ہی مقصد تھا کہ ایک خدا کو ماننا اور صرف اسی کی عبادت کرنا۔

ان تمام مشکلات کے باوجود ابراہیم علیہ السلام اپنے مشن میں لگے رہیں اور ان کی عمر بھی کافی ہوگئی تھی۔ اس وقت ان کو کوئی اولاد نہیں تھا۔ انہوں نے خدا تعالیٰ سے ایک بچہ کی خواہش کی اور اس طرح اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول کی اور اسماعیل دنیا میں آئے۔ اللہ نے قرآن کے سورۃ الصافات کے آیات 100-99 میں فرمایا ہے کہ پھر ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: میں (ہجرت کر کے) اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں وہ مجھے ضرور راستہ دکھائے گا (وہ ملک شام کی طرف ہجرت فرما گئے) پھر ارض مقدس میں پہونچ کر دعا کی: اے میرے رب! صالحین میں سے مجھے ایک (فرزند) عطا فرما۔

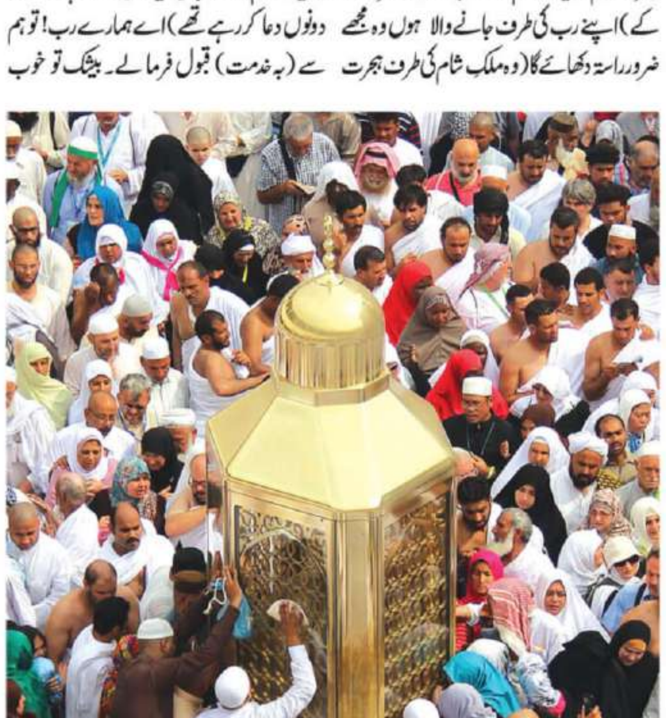

جب ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نے یہ خواب دکھایا کہ قربانی کرو تو انہوں نے دوسرے دن ایک سو بکروں کی قربانی کی۔ اس کے بعد پھر یہی خواب دوبارہ دیکھا تو انہوں نے اس بار ایک سو اونٹوں کی قربانی دی۔ پھر تیسری رات کو اسی طرح کا خواب ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا تو اس بار انہوں نے کہا یا اللہ میں دو روز سے لگاتار تیرے حکم کے مطابق قربانی کر رہا ہوں تب یہ فرمان جاری ہوا کہ اب تو اپنے پیارے بیٹے اسماعیل کی قربانی کر۔

اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر شروع کی۔ قرآن کریم کے سورۃ البقرۃ کے آیات 128-127 میں اللہ فرماتا ہے کہ اور (یاد کرو) جب ابراہیم اور اسماعیل (علیہ السلام) خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (تو دونوں دعا کر رہے تھے) اے ہمارے رب! تو ہم سے (یہ خدمت) قبول فرمالے۔ بیشک تو خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنے حکم کے سامنے جھکنے والا بنا اور ہماری اولاد سے بھی ایک امت کو خاص اپنا تابع فرمان بنا اور ہمیں ہماری عبادت (اور حج کے) قواعد بتا دے اور ہم پر (رحمت ومغفرت) کی نظر فرما۔ بیشک تو ہی بہت توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے۔

اس ہر دل عزیز قربانی سے ہمیں چار سبق حاصل ہوئیں ہیں۔ پہلا اختلاف نظر ہے: یہ درست ہے کہ ہر انسان زبان، ثقافت اور نسل کے اعتبار سے ایک دوسرے سے جداگانہ ہے۔ لیکن یہ سارے آدم اور حوا کے بچے ہیں۔ اسی وجہ سے ہم سارے برابر ہیں۔ یہودی ابراہیم علیہ السلام کو اپنا باپ مانتے ہیں اور اس سے یہ پیغام ملتا ہے کہ ہم سب کو ایک ساتھ رہنا چاہیے۔ جب ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ مدینہ تشریف لائے تو انہوں نے دیکھا کہ مدینہ میں یہودی، مشرکین اور مسلمان سب ایک ساتھ رہ رہے تھے۔ محمد ﷺ نے ایک قانونی دستاویز تیار کروائی جو صحفت المدینہ کے نام سے جانا جاتا تھا۔ یہ مدینہ کا آئین تھا جس میں حضور نے یہ لکھا کہ یہودی، مشرکین اور مسلمان ایک ساتھ رہینگے۔

دوسرا بچوں کی اچھی پرورش کرنا ہے: جب ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل سے پوچھا، اے اسماعیل میرے اس خواب کے بارے میں تیری کیا رائے ہے؟ تو اسماعیل نے کہا اے میرے پیارے ابا آپ وہی کیجئے جو اللہ کا حکم ہے۔ اسماعیل کی پرورش ابراہیم علیہ السلام نے خود کی تھی جن کے بارے میں قرآن نے کہا ہے کہ وہ نرم گو، پاک، خوش اخلاق اور نیک انسان تھے۔ تیسرا حوصلہ ہے: قربانی ایک حوصلہ ہے جو ہم اللہ کی راہ میں انجام دیتے ہیں۔ پیارے نبی محمد ﷺ اکثر با خطرناک حادثات سے دو چار ہوجاتے تھے لیکن وہ حالات سے کبھی گھبراتے نہیں تھے بلکہ وہ ان حالات کا مقابلہ کرتے اور صبر کرتے۔ اس کی سب سے اچھی مثال مکہ کی ہے جب بت پرستوں نے محمد ﷺ کو چیلنج کیا اور ان کے خلاف گمراہ کن باتیں کی تو ہمارے نبی نے اسے نظر انداز کیا اور ان کے ظلم کو سہتے رہیں۔ ان تمام باتوں کے باوجود پیارے نبی نے اپنا حوصلہ نہیں چھوڑا اور مکہ کے جاہل گھمنڈی بت پرستوں کے سامنے اپنا سر نہیں جھکایا۔ اور چوتھا صبر ہے: صبر نہایت ہی مشکل کام ہے۔ جس پر زیادہ تر لوگ عمل نہیں کرپاتے ہیں۔ اس کمل میں پرسکون اور حالات سے دو چار ہونا پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر اپنی باری کے جلدی آنے کا انتظار، صبح کو عبادت کے لئے جاگنا، مسجد کو عبادت کے لئے جانا، روزہ رکھنا، اور دنیاوی آرائش سے پرہیز کرنا۔

ابراہیم علیہ السلام کی اللہ کے لیے لگن اور انسانیت کی خدمت کی زندگی ایک مشعل راہ ہے۔ رب نے ان کی کاوشوں کو قبول کیا اور ان کی اولاد کی تعداد میں اضافہ کر کے انہیں اجر دیا اور ان کے مشن کو آج تک زندہ رکھا ہے۔ چار ہزار سال سے زیادہ عرصے سے ابراہیم علیہ السلام نے پوری دنیا کے لوگوں کو تحریک فراہم کی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ قربانی کے اس عظیم واقعہ اور جذبہ کے ساتھ ہم تمام مسلمان اس پر عمل کریں اور ایک اچھے مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک نیک اور اخلاق مند انسان بھی بنیں۔ آئیے ہم اس خوبصورت مثال کی پیروی کرنے کا عزم کریں۔

عیدالاضحیٰ کے موقع پر صفائی کا خاص خیال رکھنے کی تلقین

خطیب مسجد صالحہ قاسمؒ وسینئر کالم نگار مولانا محمد عبدالحفیظ اسلامی بیان جاری کرتے ہوئے تمام برادران اسلام کو عیدالاضحیٰ کی خوشیوں کے موقع پر مبارکباد پیش کی، اور کہا کہ عید قرباں اہل ایمان کے لئے سخت ابتلاء وآزمائش میں بھی؛ ہمت وحوصلہ سے رہنے اور اپنی زندگی صبر واستقلال کے ساتھ بسر کرنے اور حق کو حق سمجھ کر جس یقینی کیفیت کے ساتھ ہم نے اپنالیا ہے، اس پر پورے طور پر جم جانے کا عظیم پیغام دیتی ہے۔ مولانا اسلامی نے ملک بھر میں، قربانی کرنے والے لوگوں سے بطور خاص دردمندی کے ساتھ اپیل کی ہے کہ عیدالاضحیٰ کے دن اپنے گلی کوچوں اور محلوں میں پاکی، صفائی کا خاص خیال رکھیں اور عام راستوں میں ذبح کرنے سے اجتناب کرتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کے سامنے خون ودیگر چیزوں کو فنائل وغیرہ استعمال کرتے ہوئے جلد سے جلد صاف کردیں انہوں نے اس بات کی تلقین بھی فرمائی کہ اسلام ہمیں پاکی کا حکم دیتا ہے لہذا ہمارے محلے اسکا مظہر ہونا بیحد ضروری ہے۔ مولانا حفیظ اسلامی نے کہا کہ شرارت پسند لوگوں بیانات وحرکات سے مشتعل ہوئے بغیر پورے صبر واستقلال واعتماد کے ساتھ برادران وطن کے ساتھ اخوت ومحبت اور بھائی چارگی کے ساتھ عید منائیں اور اپنے پڑوسی، ان غیر مسلم بھائیوں کو بھی "انکے کھانے کے لاق جانور" کے گوشت کا تحفہ پیش کریں۔ بیان کے آخر میں انہوں نے کہا کہ عید کے موقع پر اللہ کی بڑائی؛ تکبیرات کی کثرت کے ساتھ ساتھ خاص طور پر فلسطین کے مظلوموں اور اپنے ملک وریاست کی ترقی اور امن وامان کے لئے اللہ تعالی رب العزت سے جو سارے انسانوں کا اکیلا خالق ومالک ہے خوب دعائیں کریں۔

ہماری قربانیاں روحانیت سے خالی

اسلام کی آمد سے پہلے لوگ قربانی کرکے اس کا گوشت بیت اللہ کے سامنے لا کر رکھتے اور اس کا خون بیت اللہ کی دیواروں پر لتھیر دیتے تھے، قران کریم نے بتایا کہ اللہ تعالی کو تمہارے اس گوشت اور خون کی ضرورت نہیں ہے، اس کے یہاں تو قربانی کے وہ جذبات پہنچتے ہیں جو ذبح کرتے وقت تمہارے دلوں میں موجزن ہوتے ہیں یا ہر دلوں میں ہونے چاہیے، یہ قربانی گوشت اور خون کا نام ہرگز نہیں ہے بلکہ اس حقیقت کا نام ہے کہ ہمارا سب کچھ خدا کے لئے ہے اور اسی کی راہ میں قربان ہونے کے لئے ہے، قربانی کرنے والا صرف جانور کے گلے پر ہی چھری نہیں پھیرتا بلکہ وہ ساری ناپسندیدہ خواہشات اور رسم ورواج کے گلے پر بھی چھری پھیر کر ان کو ذبح کر ڈالتا ہے، اس شعور کے بغیر جو قربانی کی جاتی ہے وہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کی سنت نہیں، بلکہ ایک قومی رسم ہے، جس میں گوشت اور پوست کی فراوانی تو ہوتی ہے لیکن وہ تقوی ناپید ہوتا ہے جو قربانی کی اصل روح ہے ارشاد خداوندی ہے اللہ تعالی کو ان جانوروں کا گوشت اور خون ہرگز نہیں پہنچتا بلکہ اس کو تمہاری جانب سے تمہارا تقوی پہنچتا ہے خدا کی نظر میں اس قربانی کی کوئی اہمیت نہیں جس کے پیچھے تقوی اور پرہیز گاری کے جذبات نہ ہوں، خدا کے دربار میں وہی عمل مقبول ہے جس کا محرک خدا کا تقوی ہو، جو انسان کو متقی بناتا ہو، فرمان الہی ہے اللہ تعالی صرف متقیوں کا عمل ہی قبول کرتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تو اللہ تعالی کی رضا پر سب کچھ قربان کردیا تھا باپ کی محبت، قوم کا تعلق، وطن کا ساتھ، بیوی بچے، لیکن کیا ہم بھی اللہ تعالی کی رضا اور اسکے حصول کے لیے جذبات واحساسات، ذاتی مفادات اور دنیاوی رشتوں کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں یا دے سکتے ہیں؟ صرف بکرے اور گائے کو ذبح کر لینے کرنے کو قربانی مت سمجھیے ہم سے تو قدم قدم پر اسلام قربانی کا مطالبہ کرتا ہے، ہمارا مذہب یہ قربانی کا مذہب ہے، یہ ہر قدم پر، ہر موڑ پر قربانی چاہتا ہے، میٹھی نیند کا غلبہ ہو اور اذان ہو جائے تو نیند کی قربانی کا مطالبہ، حلال وحرام کی کشمکش ہو تو مال کی قربانی کا مطالبہ، رسم ورواج اور سنتوں کا ٹکراؤ ہو تو دنیاوی تعلقات کی قربانی کا مطالبہ، میدان جہاد سے پکارا جائے تو مال وجان اور اولاد کی قربانی کا مطالبہ، مگر حقیقت یہ ہے کہ آج ہم طوعاً وکرہاً یہ قربانی ہر سال تو کر لیتے ہیں مگر کیا قربانی کا حقیقی جذبہ ہمارے اندر موجود ہے؟ حالانکہ مسلمان ہونے کا تو مطلب ہی یہ ہے کہ وہ ہر طرح کی قربانی کے لیے ہمیشہ تیار رہے

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

حرفِ آغاز — اللّٰہ تازگی ہے تری بہاروں میں / تیرے جلوے حسیں نظاروں میں

بیہقی کی روایت سے ثابت ہے کہ قربانی کے جانور میں کلیجی سب سے پہلی چیز تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ کے دن تناول فرماتے تھے۔
کسی انسان کے لئے دسویں، گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں ذی الحجہ کو روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

(صحیح مسلم، الرقم: ۱۱۴۱، مسند احمد،)
حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تشریق کے ایام کھانے، پینے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے ایام ہیں۔

قربانی کا جانور

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا: فاطمہؓ! اٹھو اور اپنے قربانی کے جانور کے پاس رہو (اور اسے ذبح ہوتے دیکھو) کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ جو زمین پر گرے گا اس کے ساتھ ہی تمہارے تمام گزشتہ گناہ معاف ہوجائیں گے۔ حضرت فاطمہؓ نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ فضیلت ہم اہل بیتؓ (خاندان نبوت) کے لیے مخصوص ہے یا ہم اور تمام مسلمان اس کے مستحق ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لیے بھی اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی۔

نمازِ عید سے پہلے کی ایک سنّت

عید کے دن حضور سراپا نور ﷺ کا ایک معمول یہ بھی تھا کہ آپ ﷺ عیدُالفِطر کے دِن کچھ کھا کر نماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے جبکہ عیدالاضحیٰ کے روز اُس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک نماز سے فارغ نہ ہوجاتے۔
(ترمذی، ج2، ص70، حدیث: 542)
حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان فرماتے ہیں:
معلوم ہوا کہ عید (یعنی عیدالفطر) کے دن کھا کر جانا اور بقرعید کے دن آکر کھانا سنّت ہے۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے قربانی ہی کا گوشت کھائے۔
(مرآۃ المناجیح، ج2، ص361)

قربانی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدگاہ میں حاضر تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہوگئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس اونچی جگہ سے نیچے آئے جس پر آپ کھڑے تھے) پھر ایک دنبہ (قربانی کے لئے) آپ کے پاس لایا گیا۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے دست مبارک سے بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا اور فرمایا:
یہ (قربانی) میری طرف سے ہے اور میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے ہے جو قربانی نہیں کرسکیں (یعنی میں اس قربانی کا ثواب میری امت کے ان لوگوں کے لئے بھیجتا ہوں جو قربانی نہیں کرسکیں)۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی راتوں میں حصولِ ثواب کی امید کرتے ہوئے عبادت کرے، اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا، جس دن دل مردہ ہو جائیں گے (جس دن دل مردہ ہو جائیں گے سے مراد وہ زمانہ ہے جب لوگ فتنہ و فساد میں مبتلا ہو جائیں گے اور ان کے دل اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جائیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے ذکر سے اس کے دل کو زندہ فرمائیں گے)۔

عشرۂ ذی الحجّہ

1. تکبیر و تہلیل — اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ
2. توبہ و استغفار
3. تہجد اور دُعائیں
4. روزہ — (پہلے عشرے کے 9 دن، بالخصوص 9 ذی الحجہ یوم عرفہ کا روزہ)
5. تکبیرات تشریق — (9 کی فجر تا 13 کی عصر تک) اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد
6. قربانی — (10 تا 12 ذی الحجہ)

دنیا کے تمام سیاست دان ایک جیسے ہوتے ہیں۔ یہ تو وہاں پل بنانے کا وعدہ کردیتے ہیں، جہاں کوئی دریا نہیں ہوتا۔
اُلو اس وقت بولتا ہے جب سب چپ ہوتے ہیں۔ یوں جو اپنے بولنے کے لیے دوسروں کے چپ ہونے کا انتظار کرے، اسے آپ اُلو کہہ سکتے ہیں۔

قربانی کی حکمت

قربانی کی حکمت حکم الٰہی پر سرِ تسلیم خم کرنا ہے جو اسلام کا بنیادی معنی و مطلوب ہے۔ دوسرا اس میں خود کھانا اور محتاجوں کو کھلانا پایا جاتا ہے اور یہ حکمت خود قرآن مجید میں بیان فرمائی گئی:
فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ الْمُعْتَرَّ
ترجمۂ کنزالایمان:
تو ان (کے گوشت) میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ۔
(پ۱۷، الحج: ۳۶)

قربانی کی کیا حقیقت ہے

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! ﷺ یہ قربانی کیا ہے؟ (قربانی کی کیا حقیقت ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: (قربانی) تمہارے باپ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی سنّت ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں اس سے کیا (ثواب) ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قربانی کے جانور پر جتنے بال ہوتم کو) ہر بال کے بدلہ ایک نیکی ملے گی۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (جس جانور پر اون ہو، تو ہمیں) اون کے بدلہ کیا ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اون کے ہر بال کے بدلہ (تم کو) ایک نیکی ملے گی۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "قربانی کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے (یعنی قربانی کا جانور ذبح کرنے) سے زیادہ کوئی عمل پسندیدہ نہیں ہے۔ قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گا (تاکہ میزانِ عمل پر وزن کیا جائے) قربانی اللہ تعالیٰ کے یہاں پہونچتی ہے (یعنی مقبول ہوتی ہے) اس سے پہلے کہ اس کا خون زمین پر گر جائے؛ لہٰذا قربانی خوش دلی سے کیا کرو۔"
(۳) قربانی کے دن سے پہلے اور قربانی کرنے کے وقت میں قربانی کے جانور پر سختی نہ کریں اور کسی بھی طریقے سے اس کو ضرر نہ پہونچائیں؛ بلکہ اس کے ساتھ شفقت ونرمی کا برتاؤ کریں۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ (ہر سال قربانی کے دنوں میں) دو دنبوں کی قربانی کرتے تھے۔ ایک (دنبہ وہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (ذبح کرتے تھے) اور دوسرا (دنبہ وہ) اپنی طرف سے ذبح کرتے تھے۔ تو کسی نے ان سے پوچھا (کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کیوں کرتے ہیں)، تو انہوں نے جواب دیا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا حکم دیا ہے؛ لہٰذا (جب تک میں زندہ رہوں) میں اس کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

قُربانی کی اصل روح

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰي مِنْكُمْ ۭ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا هَدٰىكُمْ ۭ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ (37)
ان کے خون اور ان کے گوشت اللہ کے پاس ہرگز نہیں پہنچتے لیکن تمہارا تقویٰ اس کے پاس پہنچتا ہے، اسی طرح اس نے ان مویشیوں کو تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے تاکہ تم اللہ کی ہدایت کے مطابق اس کی بڑائی بیان کرو اور نیکی کرنے والوں کو بشارت دیجیے
الحج 37

غریبوں کی قربانی

ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میرے پاس منیحہ (یعنی ادھار لیے گئے جانور) کے سوا کوئی جانور نہ ہو تو کیا اسی کی قربانی کردوں؟ فرمایا: نہیں۔ ہاں! تم اپنے بال، ناخن اور مونچھیں تراشو اور موئے زیر ناف مونڈھ لو، اسی میں تمہاری قربانی اللہ عزوجل کے ہاں پوری ہوجائے گی۔
(سنن نسائی، کتاب الضحایا، باب من لم یجد الاضحیۃ، جلد 2، صفحہ 201، مطبوعہ لاہور)

جانور کی حفاظت کیلئے

اَلْحَلِيْمُ کاغذ پر لکھ کر اسے پانی سے دھو کر جانوروں کے جسم پر چھڑک دیں تو اللہ کے فضل سے وہ ہر آفت سے مامون رہیں گے۔

اگر جانور چارہ نہ کھائے تو۔۔۔!!!

جو جانور (بھینس، گائے، گھوڑا، بکرا، اونٹ وغیرہ) چارہ نہ کھائے اور مالک کو تنگ کرے تو مالک کو چاہیے کہ اول و آخر تین بار درود شریف اور اسم "یَامُقِیْتُ" کو سو مرتبہ پڑھ کر چارے پر پھونک مار دے اس کے بعد چارہ جانور کے سامنے ڈالے۔ ان شاء اللہ جانور فوراً چارہ کھانے لگے گا۔

facebook.com/ubqari

قربانی میں پوشیدہ حکمتیں

1. حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی عظیم قربانی کو یاد رکھتے ہوئے اپنا سب کچھ یہاں تک کہ اپنے جگر گوشوں کو اللہ کے دین کیلئے قربان کردینے کا جذبہ پیدا کرنا۔ (الصافات: 102)
2. محض اللہ کے نام پر قربانی کے جانور کو ذبح کرنا۔ (الحج: 28، الانعام: 162)
3. انسان کے لیے جانوروں اور مویشیوں کے تابع اور حلال کیے جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا۔ (الحج: 36)
4. فقراء و مساکین کے لیے کھانے اور گوشت کی فراہمی کا سبب۔ (الحج: 28، 36)
5. ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی عظمت کا اظہار۔ (الفجر: 2-3)

دنیا دار جس مقام پر بیزار ہوتا ہے، مومن اس مقام پر صبر کرتا ہے۔۔۔۔۔اور مومن جس مقام پر صبر کرتا ہے، مقرب اس مقام پر شکر کرتا ہے، کیونکہ یہی مقام وصالِ حق کا مقام ہے
حضرت واصف علی واصفؒ

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ
(بروز قیامت) قربانی کا جانور اپنے خون اور گوشت کے ساتھ لایا جائے گا اور 70 گنا اضافے کے ساتھ تمہارے میزان میں رکھا جائے گا۔

قربانی کا وقت
کب سے کب تک؟

قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے یعنی تین دن، دو راتیں اور ان دنوں کو ایامِ نحر کہتے ہیں۔

ﷺ جو قربانی کرنے کی وسعت پائے پھر بھی قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کی طرف نہ آئے۔

ذبح، نحر میں فرق

1. حلق کے آخری حصہ میں نیزہ وغیرہ گھونپ کر رگیں کاٹ دینے کو نحر کہتے ہیں۔
2. ذبح کی جگہ حلق اور لبہ کے مابین ہے۔ لبہ سینہ کے بالائی حصہ کو کہتے ہیں۔
3. اونٹ کو نحر کرنا اور گائے بکری وغیرہ کو ذبح کرنا سنت ہے۔
4. اور اگر اس کا عکس کیا یعنی اونٹ کو ذبح کیا اور گائے وغیرہ کو نحر کیا تو جانور اس صورت میں بھی حلال ہوجائے گا مگر ایسا کرنا مکروہ ہے کہ سنت کے خلاف ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
4 قسم کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں:

ایسا کانا جانور کہ جس کا کانا پن بالکل واضح ہو۔
وہ بیمار جانور کہ جس کی بیماری صاف نظر آتی ہو۔
ایسا لنگڑا جانور کہ جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو۔
ایسا لاغر جانور کہ جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔"
(سنن ابوداؤد: 2802 - بروایت: سیدنا براء بن عازبؓ)

پورے گھر کی طرف سے 1 بکرا

بعض لوگ پورے گھر کی طرف سے صرف ایک بکرا قربان کرتے ہیں حالانکہ بعض اوقات گھر کے کئی افراد صاحبِ نصاب ہوتے ہیں اور اس بنا پر ان ساروں پر قربانی واجب ہوتی ہے ان سب کی طرف سے الگ الگ قربانی کی جائے

مدنی چینل عام کریں مجلس

ایک بکرا جو سب کی طرف سے قربان کیا گیا کسی کا بھی واجب ادا نہ ہوا کہ بکرے میں ایک سے زیادہ حصے نہیں ہوسکتے کسی ایک طے شدہ فرد ہی کی طرف سے بکرا قربان ہوسکتا ہے۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جس شخص نے اجر و ثواب کی نیت سے اور خوش دلی کے ساتھ قربانی کی، وہ قربانی اس کے لئے آگ سے حجاب (رکاوٹ) ہو جائے گی"۔

جانور کو چھُری نہ دکھائیں!

حضور ﷺ ایک آدمی کے قریب سے گزرے، وہ بکری کی گردن پر پاؤں رکھ کر چھری تیز کر رہا تھا اور بکری اس کی طرف دیکھ رہی تھی، آپ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: کیا تم پہلے ایسا نہیں کرسکتے تھے؟ کیا تم اسے کئی موتیں مارنا چاہتے ہو؟ اسے لٹانے سے پہلے اپنی چھری تیز کیوں نہ کرلی؟
(المستدرک للحاکم، ج5، ص327، حدیث 7637)

رسول اللہ ﷺ نے (حضرت فاطمہؓ سے) فرمایا اے فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی (کے جانور) کے پاس (ذبح کے وقت) موجود رہو اس لیے کہ اس کے خون کا پہلا قطرہ گرنے کے ساتھ ہی تمہارے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے

ہر بال کے بدلے ایک نیکی

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
"میں نے یا صحابہ ﷺ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟"
آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ تمہارے والد بزرگوار حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔"
صحابہ نے عرض کیا: ہمارے لئے اس میں کیا اجر ہے؟
آپ ﷺ نے فرمایا: "ہر ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔"
صحابہ نے عرض کیا: اون کا کیا حکم ہے؟
آپ ﷺ نے فرمایا: "اون کے ہر ہر بال کے بدلے بھی نیکی ہے۔"
(مسند احمد: 19283)

جس نے اپنی قربانی پر ثواب کی امید رکھتے ہوئے خوش دلی کے ساتھ قربانی کی، وہ جانور اس کے لئے جہنم سے حجاب (Veil) (آڑ) ہوگا۔
(معجم کبیر، 3/84، حدیث: 2736)

حرفِ آخر
قربانی کا فریضہ انجام دینے میں جلدی کریں؛ کیونکہ پہلے دن قربانی کرنے کا ثواب دوسرے دن قربانی کرنے سے زیادہ ہے اور دوسرے دن قربانی کرنے کا ثواب تیسرے دن قربانی کرنے سے زیادہ ہے۔